قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۱۷ | مورخہ ۷ اگست سنہ ۱۹۳۰ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۹ ہجری | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت آج (۵-اگست) کسی قدر پیچش کی وجہ سے علیل ہے ؛

حضرت مولوی شیر علی صاحب ناظر تالیف و تصنیف بغرض تبدیلی صحت کے لئے کوہ مری تشریف لے گئے ہیں ؛

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے ۴-اگست بعد از نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں ذکر حبیب پر دلکش تقریر فرمائی ؛

قادیان کی نئی آبادی کی سہولت کے لئے محکمہ ڈاک نے ایک برانچ آفس تجربتاً چھ ماہ کے لئے محلہ دارالعلوم میں جاری کیا ہے ؛

کئی دن کی سخت گرمی کے بعد ۵-اگست کسی قدر بارش ہوئی ؛

دو ناظر صاحبان کے دورہ کے متعلق اعلان

حسب فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ آئندہ موسم خزاں میں دو ناظر صاحبان جماعتوں کا دورہ کریں گے۔ اس دورہ کے متعلق اس قدر عرض کر دینا ضروری ہے۔ کہ اس دورہ میں ناظر صاحبان علاوہ دیگر کاموں کے جماعتوں کا معائنہ بھی کریں گے۔ اور اس معائنہ میں ضروری نہیں ہوگا کہ ناظر صاحب معائنہ کنندہ اپنے معائنہ کو صرف اپنی نظارت کے کام تک ہی محدود کرے ؛

اس دورہ کے متعلق جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے تجاویز آنی چاہئیں۔ تاکہ دورہ سے کامل طور پر فائدہ اٹھایا جا سکے ؛

اس قسم کی تجاویز ۲۰ اگست تک دفتر ناظر اعلیٰ میں پہنچ جانی چاہئیں ؛

قائمقام ناظر اعلیٰ قادیان

وفاتِ مسیح اور صداقتِ مسیح موعودؑ پر کامیاب مناظرے

غیر احمدی علماء کا دورانِ مناظرہ میں فرار

ہمارے ایک قریب کے گاؤں گکھڑ ہاراں میں ہر سال غیر احمدی جلسہ کر کے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نہایت ناپاک حملے اور ناجائز اعتراضات غیر احمدی علماء سے کرایا کرتے ہیں۔ اس سال غیر احمدیوں کا یہ جلسہ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ جولائی کو تھا جس میں چودہ علماء مدعو تھے۔ اس موقعہ پر ہم بھی ہر سال مرکز سے اپنے علماء بلا کر جلسہ کرتے ہیں۔ اور مناظرہ بھی ہو جاتا ہے اسی طریق کے مطابق امسال ہم نے اپنا جلسہ کرنے کا بذریعہ مطبوعہ اشتہار اعلان کیا۔ اور مرکز سے علماء کے لئے درخواست کی چونکہ ہمارے علماء بوجہ قدرتی روکوں کے وقت مقررہ پر تشریف نہ لا سکے۔ اس لئے غیر احمدیوں کے جلسہ میں آئے ہوئے علماء نے خوب خوشی منائی۔ اور لوگوں میں مشہور کیا۔ کہ احمدی علماء نہیں آئیں گے آخر ۱۹۔ جولائی بوقت مغرب ہمارے علماء یعنی مولوی محمد یار صاحب مولوی عبدالواحد صاحب اور مولوی محمد صادق صاحب پہونچ گئے

۲۰۔ جولائی کا جلسہ

۲۰۔ جولائی ہمارا باقاعدہ جلسہ شروع ہوا۔ پہلی تقریر "ختم نبوت کی حقیقت" پر مولوی محمد صادق صاحب نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ نہایت عمدہ پیرایہ میں کی۔ اور نہایت زبردست دلائل قرآنیہ و حدیثیہ سے ختم نبوت کی حقیقت کو بیان کیا۔ اور منقولی اور معقولی دلائل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں نبوت کا حاصل ہونا ثابت کیا:

بعدہٗ مولوی عبدالواحد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو از روئے قرآن و حدیث اور واقعاتِ زمانہ ثابت کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارناموں کو آپ کے دعاوی کی تائید میں پیش کر کے آپ کے من جانب اللہ ہونے کا ثبوت دیا:

اس کے بعد مکرم مولوی محمد یار صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں پر اعتراضات کے جوابات" پر نہایت زبردست اور مؤثر تقریر فرمائی اور مخالفین کے ایک ایک اعتراض کو نہایت زبردست دلائل سے غلط ثابت کیا:

مناظرہ کا چیلنج

مولوی صاحب نے یہ اپنی تقریر قریباً دو گھنٹہ تک کی۔ اس دن غیر احمدیوں کے جلسہ کا خاتمہ تھا۔ ہم نے اپنے اشتہار میں جلی قلم سے غیر احمدی علماء کو مناظرہ کا کھلا چیلنج دیا ہوا تھا۔ اس لئے طوعاً و کرہاً مناظرہ کرنے پر انہوں نے آمادگی کا اظہار کیا:

۲۱۔ جولائی کا جلسہ

۲۱ جولائی کو پھر ہمارا جلسہ شروع ہوا۔ اور اس دن غیر احمدیوں کے ساتھ مناظرہ قرار پایا۔ مناظرہ کا وقت ہمارے جلسہ کے ختم ہونے کے بعد اسی دن تھا۔ ہمارے جلسہ میں ہمارے علماء مولوی عبدالواحد صاحب اور مولوی محمد صادق صاحب نے مذہب کی غرض اور سچے مذہب کی شناخت کے معیار اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدماتِ اسلامی اور عقائدِ جماعت احمدیہ پر تقریریں کیں۔ اور آخر میں دعوتِ احمدیت دی:

وفاتِ مسیح پر مناظرہ

مناظرہ کا وقت تین بجے مقرر تھا۔ دو گھنٹے حیات و وفات مسیح علیہ السلام پر اور دو گھنٹہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر۔ ان ہر دو مسائل کے متعلق ہر دو فریق نے اپنے اپنے دعوے کے اثبات میں قرآن مجید سے دلائل پیش کرنے تھے۔ کیونکہ شرائط میں یہ امر داخل تھا۔ غیر احمدیوں کی طرف سے حیات مسیح علیہ السلام کے مسئلہ میں مولوی احمد الدین صاحب ساکن گکھڑ مدعی کی حیثیت میں مناظر تھے۔ اپنے دعوے کے اثبات میں قرآن مجید سے انہوں نے چند آیات پیش کر کے ان کے نہایت غلط معنی کئے۔ مولوی محمد یار صاحب نے غیر احمدی مناظر صاحب کے دلائل کا قلع قمع کیا۔ اور وفات مسیح علیہ السلام کو بہت سی آیاتِ قرآنی سے ثابت کیا۔ نیز غیر احمدی مناظر کو زبردست چیلنج دیا۔ اور مبلغ ایک ہزار روپیہ بطور انعام دینے کا وعدہ کیا۔ اگر وہ یہ ثابت کر دیں۔ کہ جہاں خدا تعالیٰ فاعل ہو۔ ذی روح مفعول ہو۔ اور لفظ توفی ہو۔ تو سوائے قبض روح کے کوئی اور معنی ہو سکتے ہیں۔ مگر غیر احمدی مناظر صاحب نے اس چیلنج کا جواب تک نہ دیا۔ غیر احمدی مناظر نے حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم و مغفور کی شان میں ایک گستاخی کی۔ جس پر ہمارے مناظر صاحب نے نہایت جوش کی حالت میں نوٹس لیا۔ اور غیر احمدیوں کے صدر مولوی نور حسین صاحب گرجاکھی نے اپنے مناظر کو اپنے گستاخانہ الفاظ کو واپس لینے کے لئے کہا۔ مگر اس نے انکار کیا۔ آخر غیر احمدی صاحبان نے جب اُسے بیٹھ جانے پر مجبور کیا۔ اور اس کی جگہ دوسرا مناظر کھڑا کر دیا۔ تب اس نے اپنے الفاظ واپس لینے کا اعلان کیا۔ اور پاکوں کی ہتک کرنے کی سزا اُسے فوراً مل گئی:

صداقت مسیح موعود پر مناظرہ

مسئلہ وفات مسیح علیہ السلام پر دو گھنٹہ مباحثہ ہونے کے بعد دوسرے مسئلہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مباحثہ شروع ہوا۔ مولوی نور حسین صاحب ساکن گرجاکھ نے پچھلے دنوں ہمارے گاؤں میں عربی میں مناظرہ کرنے کا چیلنج ایک احمدی مناظر کو دیا تھا۔ اس موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے مولوی نور حسین صاحب کو سابقہ واقعہ جتلا کر عربی میں مناظرہ کرنے کے لئے کہا گیا۔ مگر انہوں نے بجائے خود کھڑا ہونے کے مولوی احمد الدین صاحب کو کھڑا کیا۔ مولوی محمد یار صاحب نے نہایت فصیح و بلیغ عربی زبان میں حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو از روئے قرآن مجید ثابت کرتے ہوئے نصف گھنٹہ تقریر فرمائی۔ جس کا سامعین پر عجیب اثر پڑا۔ مولوی صاحب کی علمی قابلیت کی داد دینے لگے۔ بعد ازاں غیر احمدی مناظر عربی میں تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوا۔ تو عربی کلام کا یہ انداز اختیار کیا۔ جیسے کوئی بچہ استاد کو پڑھا ہوا یا پڑھنے والا سبق سناتا ہے قریباً ۴۴۔ ۴۵ غلطیاں اس کی پکڑی گئیں:

نصف نصف گھنٹہ ہر دو مناظرین کی عربی میں تقریریں ہونے کے بعد کچھ لوگوں نے مجبور کیا۔ کہ ہمیں عربی زبان میں کچھ پتہ نہیں لگتا نیز کچھ غیر احمدی علماء احتراز کر گئے۔ اس لئے باقی حصہ مناظرہ کا اردو میں شروع ہوا۔ اور یہ دیکھ کر کہ مولوی احمد الدین صاحب سے کچھ نہیں بن سکا۔ حافظ حبیب اللہ صاحب کو مناظرہ کے لئے کھڑا کیا گیا۔ مولوی محمد یار صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تیرہ چودہ قرآنی دلائل جو بینات سے تھے پیش کئے۔ جن کو غیر احمدی مناظر نے قرآنی دلائل سے توڑنے کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محمدی بیگم والی پیشگوئی پر اعتراض کرنے شروع کر دئے۔ جس پر اسکو روکا گیا۔ کیونکہ قرآن مجید کے علاوہ از روئے شرائط کوئی دلیل پیش نہیں ہو سکتی تھی۔ مگر ہمارے روکنے پر غیر احمدی علماء اور بعض دیگر غیر احمدی اشخاص نے شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ دیکھو۔ جب ہم مرزا صاحب کی پیشگوئیوں کی رُو سے اُن کی صداقت پر کہنے لگے ہیں۔ تو احمدی بھاگتے ہیں۔ اس لئے ہم نے باوجود شرائط کے خلاف ہونے کے بغرضِ اتمام حجت عام آزادی دیدی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جس پیشگوئی اور الہام پر اعتراضات کرنے ہوں۔ کر لو۔ اس پر حافظ حبیب اللہ صاحب نے محمدی بیگم والی پیشگوئی پر اعتراض شروع کئے۔ جن کا نہایت معقول جواب مولوی صاحب نے دیا۔ اور اس پیشگوئی کی اصل حقیقت اور اس کا مقصد اور اسکی صداقت نہایت واضح اور روشن دلائل سے بیان کی:

[غیر احمدی] علماء کا فرار: غیر احمدی مناظر حافظ حبیب اللہ بر اس پیشگوئی پر نہایت گندے اور دور از حقیقت اعتراضات کر کے مخالفین کو اپنا گرویدہ کیا کرتا تھا۔ ایسا مبہوت اور پریشان ہوا کہ کلام کرنے سے عاجز آ گیا۔ [illegible] دیکھ کر غیر احمدی علماء کو جملے کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ اور غیر احمدی علماء بغیر وقت ختم ہونے کے اور بغیر کسی قسم کے بہانے کی آڑ لیتے کے اور بغیر کسی قسم کا شور کرنے کے چپکے سے اپنی میز اور کرسیاں اور کتابیں [illegible] [illegible] اس مناظرہ میں بہت بڑا ہجوم تھا۔ احمدی اور غیر احمدی پبلک کثرت سے جمع تھی۔ مولوی محمد یار صاحب کی قابلیت کا سکھوں اور ہندوؤں و پبلک نے اقرار کیا۔ احمدیت کی فتح کا اقرار ہر ایک منصف مزاج [illegible]

وفاتِ مسیح اور صداقتِ مسیح موعودؑ پر کامیاب مناظرے

غیر احمدی علماء کا دورانِ مناظرہ میں فرار

ہمارے ایک قریب کے گاؤں گگھڑ ہاراں میں ہر سال غیر احمدی جلسہ کر کے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نہایت ناپاک حملے اور ناجائز اعتراضات غیر احمدی علماء سے کرایا کرتے ہیں۔ اس سال غیر احمدیوں کا جلسہ ۱۸-۱۹-۲۰ جولائی کو تھا جس میں چودہ علماء مدعو تھے۔ اس موقعہ پر ہم بھی ہر سال مرکز سے اپنے علماء بلا کر جلسہ کرتے ہیں۔ اور مناظرہ بھی ہو جاتا ہے اسی طریق کے مطابق امسال ہم نے اپنا جلسہ کرنے کا بذریعہ مطبوعہ اشتہار اعلان کیا۔ اور مرکز سے علماء کے لئے درخواست کی چونکہ ہمارے علماء بوجہ قدرتی روکوں کے وقت مقررہ پر تشریف نہ لا سکے۔ اس لئے غیر احمدیوں کے جلسہ میں آئے ہوئے علماء نے خوب خوشی منائی۔ اور لوگوں میں مشہور کیا۔ کہ احمدی علماء نہیں آئیں گے آخر ۱۹ جولائی بوقت مغرب ہمارے علماء یعنی مولوی محمد یار صاحب مولوی عبد الواحد صاحب اور مولوی محمد صادق صاحب پہونچ گئے

۲۰۔ جولائی کا جلسہ

۲۰۔ جولائی ہمارا باقاعدہ جلسہ شروع ہوا۔ پہلی تقریر "ختم نبوت کی حقیقت" پر مولوی محمد صادق صاحب نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ نہایت عمدہ پیرایہ میں کی۔ اور نہایت زبردست دلائل قرآنیہ و حدیثیہ سے ختم نبوت کی حقیقت کو بیان کیا۔ اور منقولی اور معقولی دلائل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں نبوت کا حاصل ہونا ثابت کیا۔

بعدہ مولوی عبد الواحد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو از روئے قرآن و حدیث اور واقعاتِ زمانہ ثابت کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارناموں کو آپ کے دعاوی کی تائید میں پیش کر کے آپ کے من جانب اللہ ہونے کا ثبوت دیا۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد یار صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں پر اعتراضات کے جوابات" پر نہایت زبردست اور مؤثر تقریر فرمائی اور مخالفین کے ایک ایک اعتراض کو نہایت زبردست دلائل سے غلط ثابت کیا۔

مناظرہ کا چیلنج

مولوی صاحب نے یہ اپنی تقریر قریباً دو گھنٹہ تک کی۔ اس دن غیر احمدیوں کے جلسہ کا خاتمہ تھا۔ ہم نے اپنے اشتہار میں جلی قلم سے غیر احمدی علماء کو مناظرہ کا کھلا چیلنج دیا ہوا تھا۔ اس لئے طوعاً نہیں کرہاً مناظرہ کرنے پر انہوں نے آمادگی کا اظہار کیا۔

۲۱۔ جولائی کا جلسہ

۲۱ جولائی کو پھر ہمارا جلسہ شروع ہوا۔ اور اس دن غیر احمدیوں کے ساتھ مناظرہ قرار پایا۔ مناظرہ کا وقت ہمارے جلسہ کے ختم ہونے کے بعد اسی دن تھا۔ ہمارے جلسہ میں ہمارے علماء مولوی عبد الواحد صاحب اور مولوی محمد صادق صاحب نے مذہب کی غرض اور سچے مذہب کی شناخت کے معیار اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدماتِ اسلامی اور عقائدِ جماعت احمدیہ پر تقریریں کیں۔ اور آخر میں دعوتِ احمدیت دی۔

وفاتِ مسیح پر مناظرہ

مناظرہ کا وقت تین بجے مقرر تھا۔ دو گھنٹے حیات و وفات مسیح علیہ السلام پر اور دو گھنٹہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر۔ ان ہر دو مسائل کے متعلق ہر دو فریق نے اپنے اپنے دعوے کے اثبات میں قرآن مجید سے دلائل پیش کرنے تھے۔ کیونکہ شرائط میں یہ امر داخل تھا۔ غیر احمدیوں کی طرف سے حیات مسیح علیہ السلام کے مسئلہ میں مولوی احمد الدین صاحب ساکن گگھڑ مدعی کی حیثیت میں مناظر تھے۔ اپنے دعوے کے اثبات میں قرآن مجید سے انہوں نے چند آیات پیش کر کے ان کے نہایت غلط معنی کئے۔ مولوی محمد یار صاحب نے غیر احمدی مناظر صاحب کے دلائل کا قلع قمع کیا۔ اور وفات مسیح علیہ السلام کو بہت سی آیاتِ قرآنی سے ثابت کیا۔ نیز غیر احمدی مناظر کو زبردست چیلنج دیا۔ اور مبلغ ایک ہزار روپیہ بطور انعام دینے کا وعدہ کیا۔ اگر وہ یہ ثابت کر دیں۔ کہ جہاں خدا تعالیٰ فاعل ہو۔ ذی روح مفعول ہو۔ اور لفظ توفی ہو۔ تو سوائے قبض روح کے کوئی اور معنی ہو سکتے ہیں۔ مگر غیر احمدی مناظر صاحب نے اس چیلنج کا جواب تک نہ دیا۔ غیر احمدی مناظر نے حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم و مغفور کی شان میں ایک گستاخی کی۔ جس پر ہمارے مناظر صاحب نے نہایت جوش کی حالت میں نوٹس لیا۔ اور غیر احمدیوں کے صدر مولوی نور حسین صاحب گرجاکھی نے اپنے مناظر کو اپنے گستاخانہ الفاظ کو واپس لینے کے لئے کہا۔ مگر اس نے انکار کیا۔ آخر غیر احمدی صدر نے جب اسے بیٹھ جانے پر مجبور کیا۔ اور اس کی جگہ دوسرا مناظر کھڑا کر دیا۔ تب اس نے اپنے الفاظ واپس لینے کا اعلان کیا۔ اور پاکوں کی ہتک کرنے کی سزا اسے فوراً مل گئی۔

صداقتِ مسیح موعودؑ پر مناظرہ

مسئلہ وفات مسیح علیہ السلام پر دو گھنٹہ مباحثہ ہونے کے بعد دوسرے مسئلہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مباحثہ شروع ہوا۔ مولوی نور حسین صاحب ساکن گرجاکھ نے پچھلے دنوں ہمارے گاؤں میں عربی میں مناظرہ کرنے کا چیلنج ایک احمدی مناظر کو دیا تھا۔ اس موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے مولوی نور حسین صاحب کو سابقہ واقعہ جتلا کر عربی میں مناظرہ کرنے کے لئے کہا گیا۔ مگر انہوں نے بجائے خود کھڑا ہونے کے مولوی احمد الدین صاحب کو کھڑا کیا۔ مولوی محمد یار صاحب نے نہایت فصیح و بلیغ عربی زبان میں حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو از روئے قرآن مجید ثابت کرتے ہوئے نصف گھنٹہ تقریر فرمائی۔ جس کا سامعین پر عجیب اثر پڑا۔ مولوی صاحب کی علمی قابلیت کی داد دینے لگے۔ بعد ازاں غیر احمدی مناظر عربی میں تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوا۔ تو عربی کلام کا یہ انداز اختیار کیا۔ جیسے کوئی بچہ استاد کو پڑھا ہوا یا پڑھنے والا سبق سناتا ہے۔ قریباً ۴۴۔۴۵ غلطیاں اس کی پکڑی گئیں۔

نصف نصف گھنٹہ ہر دو مناظرین کی عربی میں تقریریں ہونے کے بعد کچھ لوگوں نے مجبور کیا۔ کہ ہمیں عربی زبان میں کچھ پتہ نہیں لگتا نیز کچھ غیر احمدی علماء احتراز کر گئے۔ اس لئے باقی حصہ مناظرہ کا اردو میں شروع ہوا۔ اور یہ دیکھ کر کہ مولوی احمد الدین صاحب سے کچھ نہیں بن سکا۔ حافظ حبیب اللہ صاحب کو مناظرہ کے لئے کھڑا کیا گیا۔ مولوی محمد یار صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تیرہ چودہ قرآنی دلائل جو بینات سے تھے پیش کئے۔ جن کو غیر احمدی مناظر نے قرآنی دلائل سے توڑنے کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محمدی بیگم والی پیشگوئی پر اعتراض کرنے شروع کر دئے۔ جس پر اسکو روکا گیا۔ کیونکہ قرآن مجید کے علاوہ از روئے شرائط کوئی دلیل پیش نہیں ہونی تھی۔ مگر ہمارے روکنے پر غیر احمدی علماء اور بعض دیگر غیر احمدی اشخاص نے شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ دیکھو۔ جب ہم مرزا صاحب کی پیشگوئیوں کی رو سے ان کی صداقت پرکھنے لگے ہیں۔ تو احمدی بھاگتے ہیں۔ اس لئے ہم نے باوجود شرائط کے خلاف ہونے کے بغرض اتمام حجت عام آزادی دیدی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جس پیشگوئی اور الہام پر اعتراضات کرنے ہوں۔ کر لو۔ اس پر حافظ حبیب اللہ صاحب نے محمدی بیگم والی پیشگوئی پر اعتراض شروع کئے۔ جن کا نہایت معقول جواب مولوی صاحب نے دیا۔ اور اس پیشگوئی کی اصل حقیقت اور اس کا مقصد اور اسکی صداقت نہایت واضح اور روشن دلائل سے بیان کی۔

غیر احمدی علماء کا فرار۔ غیر احمدی مناظر حافظ حبیب اللہ جو اس پیشگوئی پر نہایت گندے اور دور از حقیقت اعتراضات کر کے مخالفین کو اپنا گرویدہ کیا کرتا تھا۔ ایسا مبہوت اور پریشان ہوا کہ کلام کرنے سے عاجز آ گیا۔ [illegible] دیکھ کر غیر احمدی علماء کو بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ اور غیر احمدی علماء بغیر وقت ختم ہوئے اور بغیر کسی قسم کے بہانے کی آڑ بیٹھے کے اور بغیر کسی قسم کا شور کرنے کے چپکے سے اپنی میز اور کرسیاں اور کتابیں [illegible] گئے۔ اس مناظرہ میں بہت بڑا ہجوم تھا۔ احمدی اور غیر احمدی پبلک کثرت سے جمع تھی۔ مولوی محمد یار صاحب کی قابلیت کا سکہ اور ہندو پبلک نے اقرار کیا۔ احمدیت کی فتح کا اقرار ہر ایک منصف مزاج [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۷ | قادیان دار الامان مورخہ ۷ اگست سنہ ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

آنے والے خطرہ کے لئے احمدیوں کو تیار رہنا چاہئے

از جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے

سنہ ۱۹۲۱ء کا ہندو مسلم اتحاد

ہندوؤں نے گاندھی جی کی قیادت میں سنہ ۱۹۲۱ء میں حکومت کا تختہ الٹ دینے کی کوشش کی تھی۔ اس پروگرام کی کامیابی کے لئے ضروری تھا۔ کہ مسلمانوں کو ساتھ ملایا جائے چنانچہ اس وقت ہندوؤں کی طرف سے بہت سی چکنی چپڑی باتیں کی گئیں۔ مسلمانوں اور ہندوؤں نے ملکر ڈنر کھائے۔ مجلسوں میں ایک گلاس سے پانی پیا۔ اور بغلگیر ہو کر بھائی بھائی بن گئے۔

شدھی کا طوفان

لیکن کچھ عرصہ کے بعد جب معلوم ہوا۔ کہ حکومت ان گیدڑ بھبکیوں سے ڈر کر عنانِ حکومت ہندوؤں کے ہاتھ میں دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اور مسلمانوں سے ظاہرداری بھی بے سود سمجھی گئی۔ تو ولی محبت تو پہلے ہی تھی نہیں۔ لالہ جی صرف ایک سودا کر رہے تھے۔ اس لئے حکومت کو مغلوب کرنے سے مایوس ہوتے ہی ہندوؤں نے شدھی اور سنگٹھن کی مہمات کی طرح ڈال دی۔ اور سنہ ۱۹۲۳ء میں وہ طوفان بے تمیزی اٹھا کہ الامان الحفیظ۔

بظاہر اس کام کی ابتداء آریہ سماج کے نام سے شروع کی گئی۔ لیکن بعد میں ہندوؤں کی ہر جماعت اور ہر فرقہ اور قریباً ہر زن و مرد نے اس میں حصہ لیا۔ اور وہ تمام قوتِ انتظام۔ مالی طاقت اور حکومت کے وسائل جو برطانیہ کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جمع کئے گئے تھے۔ غریب مسلمانوں پر استعمال کئے جانے لگے اور اس بات کا بڑے زور سے اعلان کیا گیا۔ کہ اکثر مسلمانوں کو شدھ کر لیا جائے۔ اور بقیہ کو ہندوستان سے باہر نکال دیا جائے۔ تاکہ دیوتاؤں کی سرزمین ان اچھوتوں سے بالکل پاک صاف ہو جائے۔

مسلمانوں کو مٹانے کے لئے مناسب موقعہ کی تلاش

قہر درویش برجان درویش مسلمانوں کو مجبوراً اس تحریک شدھی کا مقابلہ کرنا پڑا۔ اس تحریک کا شدت سے حملہ اگرچہ ایک سال تک ہی رہا۔ لیکن یہ تحریک بالکل مری نہیں۔ اور آہستہ آہستہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور ان کو مرتد کرنے کا کام مسلسل جاری ہے۔ صرف مناسب موقع اور موزوں وقت کی انتظار ہے۔ اس وقت کے آتے ہی اس آہستہ آہستہ سلگنے والی آگ کے شعلے اس قدر بلند ہو جائیں گے۔ کہ سنہ ۱۹۲۳ء کے واقعات اس کے سامنے خواب و خیال نظر آئیں گے۔

خطرناک وقت قریب ہے

میری رائے میں وہ وقت قریب آرہا ہے۔ اس وقت ہندوؤں کی حالت ایک غضبناک انسان کی سی ہے۔ جب سوراج کا شکار ان کے ہاتھ سے نکل گیا۔ تو یہ تمام طاقت جو اب حکومت کے خلاف استعمال ہو رہی ہے۔ مسلمانوں کے خلاف استعمال کی جائے گی۔ اور اس کی تجاویز ابھی سے شروع ہو گئی ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہئے۔ کہ اس منحوس اور خطرناک دن کے لئے تیار ہو جائیں۔ جبکہ ان کی جنگ ہندوستان کی سب سے زبردست قوم کے ساتھ شروع ہو جائے گی۔ جبکہ سوائے خدا کے ان کا اور کوئی حامی و مددگار نہیں ہوگا۔ اور جبکہ وہ حکومت جس کی اب وہ مدد کر رہے ہیں۔ خاموش ایک طرف بیٹھی تماشا دیکھے گی۔ اور اس زرین اصل پر کاربند ہونے کا اعلان کر دے گی۔ کہ ہر شخص کو اپنے مذہب کی تبلیغ کا حق حاصل ہے۔ حکومت ان امور میں دخل نہیں دے سکتی۔ اور اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کی جائے گی۔ کہ اس نام نہاد تبلیغ کی تہ میں دراصل جبر سے کام لیا جا رہا ہے۔ اور یہ مذہبی پروپیگنڈا نہیں۔ بلکہ ملک ہند کو سیاسی طور پر مسلمانوں سے خالی کرنے کی ایک نئی چال ہے۔

مسلمانوں کی اقتصادی کمزوری

اس غرض کے حاصل کرنے کے لئے ہندو ثروت۔ قہر و جبروت اور قومی تعلیمی اور مالی فوقیت کو نہایت خطرناک رنگ میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ میرے دل میں ایک خدشہ ہے۔ اور وہ یہ کہ مسلمان اقتصادی لحاظ سے سنہ ۱۹۲۳ء کی نسبت اب بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ اور ان میں وہ مالی طاقت اب نہیں ہے جو اس وقت تھی۔ کیونکہ یہ قوم ہر سال کمزور ہوتی چلی جا رہی ہے اور ہماری ہمسایہ قوم ہر سال اس لحاظ سے ہم سے زیادہ طاقتور ہو رہی ہے۔ اس لئے ابھی سے مسلمانوں کو اپنی مالی حالت بہتر بنانے کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ کیونکہ ہر قسم کی جنگ کے لئے جسمانی قوت کے علاوہ اخلاقی اور مالی قوت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

مالی قوت کی اہمیت

موجودہ زمانہ میں مالی قوت کے بغیر انسان ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا۔ پہلے مسلمان پیدل چلتے تھے۔ کیونکہ ان کے حریف بھی پیدل چلنے پر مجبور تھے۔ لیکن آج کل کے زمانہ میں ایک شخص جو پیدل چلتا ہے وہ موٹر پر سفر کرنے والے کی برابری نہیں کر سکتا۔ اس لئے یہ ایثار نفس یا جسمانی تکلیف کو برداشت کرنے کا سوال نہیں ہے۔ دنیا کی حالت نے ایک ایسا پلٹا کھایا ہے کہ بغیر مال کے خرچ کے کسی رنگ میں بھی ہم اغیار سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔

اخلاقی قوت

اس کے بعد اخلاقی قوت کا حصول ہے۔ اس میں مسلمانوں کو بہت آسانی ہے کاش کہ وہ اللہ تعالیٰ کے مہیا کردہ سامانوں سے فائدہ اٹھائیں۔ ایک دوسرے سے ملکر کام کرنا سیکھیں۔ اعتماد اور بھروسہ اس قدر ہو۔ کہ دشمن بھی ہمارے باہمی تعلقات کو دیکھ کر اپنی کامیابی سے مایوس ہو جائے۔

اختلاف کے باوجود اتحاد

ہمارے آپس کے اختلافات ہیں اور غالباً یہ قیامت تک قائم رہیں گے۔ لیکن اس امر میں کونسی بات مانع ہے۔ کہ جب اسلام پر حملہ ہو۔ تو ہم سب مل کر اس کے لئے سینہ سپر ہو جائیں کیا اسلامی دنیا میں اس سے پہلے کبھی اختلاف نہیں ہوا۔ باوجود اختلاف عقائد کے مسلمان ہمیشہ متحد ہو کر اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کرتے رہے۔ اور جب کبھی انہوں نے مل کر اپنے قابل امیروں اور اماموں کے ماتحت جنگ کی ہے۔ ان کو ہمیشہ فتح ہوئی ہے۔ اس بار بار آزمائے ہوئے نسخہ کو اب پھر آزماؤ۔ سیاست کی ایک منزل طے ہونے کو ہے۔ اس کے ختم ہونے سے پہلے شدھی اور سنگٹھن کا حملہ ہونے والا ہے۔ میں نے میدان شدھی میں

دیو سماجیوں کو کام کرتے دیکھا ہے۔ جب اُن سے سوال کیا گیا کہ دیو سماج کو ہندو تحریک شدھی سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ تو ان کا جواب یہ تھا۔ کہ در اصل یہ تحریک ہماری قومی تحریک ہے۔ اس لئے ہم باوجود دہریہ ہونے کے اس تحریک میں مدد کر رہے ہیں ؛

مخلص مسلمان تیار ہوں

اس جنگ میں حکومت کسی رنگ میں بھی مسلمانوں کی مدد نہیں کرے گی۔ بڑے بڑے مسلمان سیاسی لیڈرز بھی غالباً اس سے علیحدہ ہی رہیں گے۔ کیونکہ آج کل مغربی تہذیب کے زمانہ میں مذہبی مجاہدین کا بدنما دھبہ وُہ اپنی پیشانیوں پر پسند نہیں کرتے۔ اور جو تعلیم ان کو دی گئی ہے۔ اس نے ان کے دلوں کو اس قدر فراخ کر دیا ہے۔ کہ مذہب اسلام پر کفر کی یورش ان کی خندہ پیشانی پر شکن نہیں لا سکتی۔ اس لئے ان کی کسی قسم کی مدد کا امیدوار ہونا لاحاصل ہے۔ توکل علے اللہ انہی لوگوں کو تیاری کرنی ہے۔ جو صرف ہندوستان کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ اسلام کو تمام دُنیا کے لیے نجات کا واحد موجب سمجھتے ہیں۔ اور جن کے دلوں میں یہ یقین ہے۔ کہ بنی نوع انسان کی تمام مصیبتوں اور مشکلات کا واحد حل اسلام میں پایا جاتا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہندو جن خلاف اخلاق و تہذیب طریقوں سے کام لے رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کو اپنے اندر جذب کر لینے کے لئے جو ناجائز اور ناروا وسائل استعمال کر رہے ہیں۔ ان میں ان کی قطعاً تقلید نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ اسلامی تعلیم اور اخلاق پر کاربند ہو کر بنی نوع انسان کی ہمدردی اور بھلائی کو دل میں جگہ دے کر اور دُنیا میں امن و امان۔ صلح و آشتی قائم کرنے کے خیال سے حفاظت اسلام و مسلمین کی پُر زور کوشش کرنی چاہیئے ؛

مسلمانوں سے ہندوؤں کا تغافل

ہندو خود تو حکومت سے "کامل آزادی" حاصل کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو ان کے واجبی حقوق دینے کا اقرار کرنے پر بھی آمادہ نہیں ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ صرف یہ ہندوؤں کو مسلمانوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ اور وُہ سمجھتے ہیں۔ ہندوستان میں مسلمانوں کا عدم وجُود برابر ہے۔ چنانچہ مشہور کانگریسی اخبار "پرتاپ" (۳ر اگست) لکھتا ہے :-

"ہندو مسلمانوں کی امداد کے بنا سوراجیہ لے سکتے ہیں۔ اور انہوں نے دکھلا دیا ہے۔ کہ وُہ لے سکتے ہیں۔ انہیں مسلمانوں کی کیا خوشامد"

قطع نظر اس سے کہ ہندوؤں نے کب اور کہاں دکھلا دیا ہے کہ وُہ مسلمانوں کی امداد کے بنا سوراجیہ لے سکتے ہیں۔ دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ مسلمانان ہند کی ہندوؤں کی نظر میں کیا وقعت ہے۔ اور جو لوگ سوراجیہ حاصل ہونے سے قبل مسلمانوں کو اس طرح نذر تغافل کر سکتے ہیں۔ وہ سیاہ و سفید کے مالک بن جانے کے بعد کیا کچھ نہ کریں گے ؛

ہندوؤں کی قوم پرستی

ہندوؤں کی قوم پرستی۔ ملک کیلئے فدا کاری اور حکومت کی مخالفت اسی وقت تک ہے۔ جب تک مسلمانوں پر ان کو برتری اور فوقیت حاصل ہے۔ ورنہ جہاں کسی مسلمان کو اپنے رستہ میں حائل سمجھیں۔ وہیں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اور آپس کے سارے اختلافات مٹا کر مسلمان کی مخالفت پر متحد ہو جاتے ہیں۔ اس کی تازہ مثال لائل پور کی میونسپل کمیٹی میں انتخاب صدر کے موقعہ کی پیش کی جاتی ہے ؛

صدارت کے لئے شیخ میاں محمد صاحب مالک فلور ملز۔ اور رائے بہادر شنکر داس سرکاری وکیل میں مقابلہ تھا۔ کمیٹی کے کل ممبروں کی تعداد سولہ ہے۔ جس میں سے چھ مسلمان۔ ایک عیسائی۔ دو سکھ اور سات ہندو ہیں۔ عیسائی ممبر مسلمانوں کے ساتھ تھے۔ اور فیصلہ سکھوں کی ووٹوں پر موقوف تھا۔ ہندوؤں نے سکھوں کے ووٹ رائے بہادر صاحب کے لئے حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اس پر انہوں نے یہ چال چلی۔ کہ اگر رائے بہادر صدر نہیں ہو سکتے۔ تو کوئی مسلمان بھی صدر نہ بنے۔ اس کے لیے اپنی حمایت کا یقین دلا کر انہوں نے ایک سکھ صدارت کا امیدوار کھڑا کر دیا۔ جو کثرت رائے سے صدر منتخب ہو گیا۔ اس کے صلہ میں سکھوں نے ہندوؤں کا ساتھ دے کر رائے بہادر کو نائب صدر منتخب کرا لیا ؛

وُہ کانگریسی جو دن رات رائے بہادر پر ٹوڈی ٹوڈی کے آوازے کستے اور ان کے دروازہ پر جا کر سینہ کوبی کرتے تھے۔ جب رائے بہادر کا مقابلہ ایک مسلمان سے ہوا۔ تو تمام ہندو ان کی حمایت میں کھڑے ہو گئے ؛

ریاست میسور میں گاؤکشی کی ممانعت

ریاست میسور میں جناب مرزا اسمٰعیل صاحب کے سے قابل اور رعایا پرور وزیر کے ہوتے ہوئے گاؤکشی کی ممانعت کا قانون پاس ہو جانا اور اس کے خلاف مسلمانوں کی چیخ و پکار کی کوئی پرواہ نہ کرنا نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔ ریاست میسور میں جبکہ اس وقت تک مسلمانوں کو گائے ذبح کرنے کا حق تھا۔ تو اب انہیں اس سے محروم کرنا کسی صُورت میں بھی جائز نہیں ہو سکتا اور اس سے ریاست میسُور کی شہرت اور انصاف پسندی پر سخت دھبہ لگے گا۔ کیونکہ مُسلمانوں کے لئے یہ بے حد رنجدہ امر ہے۔ کہ اس وقت جبکہ اہل ہند مزید حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ایک ریاست میں مسلمانوں کا پہلا حق بھی چھینا جا رہا ہے ؛

قوموں کا موعود آچکا

آج دُنیا جن ہولناک مصائب و مشکلات کا شکار ہو رہی ہے۔ وُہ ہر چشم بصیرت رکھنے والے انسان کے لیے درس عبرت ہے۔ سماوی اور ارضی آفات نے دُنیا کو گھیر رکھا ہے۔ آلام و مصائب نے پریشان کر دیا ہے۔ اور لوگ پکار اُٹھے ہیں۔ کہ اب قیامت قریب ہے۔ اور مسیح کی آمد ثانی کا وقت نزدیک۔ چنانچہ ایک عیسائی کرنل رلف ڈی فراسٹ نے کلکتہ میں ایک ایڈریس دیتے ہوئے کہا :-

"دُنیا کا مطلع بدی کے ابر سے گھرا ہوا ہے۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کی واپسی کا وقت قریب ہے۔ ان پندرہ سالوں میں ایسے حالات اور واقعات رونما ہوئے۔ جس کی نظیر تاریخ عالم میں ناممکن ہے۔ محاربۂ عظمیٰ اور بیت المقدس کی تسخیر اور زلزلوں کے سلسلوں کا نمودار ہونا ہمارے واسطے عبرت آموز ہے۔ یورپ اور ایشیا کی سیاسی حالت مشرق قریبہ کی موجودہ کیفیتیں جو گذشتہ جنگ کا نتیجہ ہیں۔ قدیم انجیلی نشانیوں کی یاد دلا رہی ہیں۔ اور یہ سب حضرت مسیح کے آنے کی علامتیں ہیں" (رہمت ۳۰۔ جولائی)

آنے والا آچکا۔ مگر افسوس کہ ظاہر پرست لوگوں کی آنکھیں نہ کھُلیں۔ انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا۔ اور سمجھا۔ شائد وُہ بادلوں میں سے فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے اُترے۔ حالانکہ اس نے اہل زمین کی اصلاح کے لئے زمین ہی سے پیدا ہونا تھا۔ عیسائیوں کو انتظار ہے۔ اور مسلمان بھی انتظار کی گھڑیاں گن رہے ہیں۔ ساری علامات پوری ہو چکی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے وُہ موعود ابھی تک ظاہر نہیں ہُوا۔ حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے آج سے کئی سال پہلے فرمایا تھا۔ ؎

اب سال سترہ بھی صدی سے گذر گئے
تُم سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے

مگر اب تو نصف صدی گذر گئی۔ کیا صاف ظاہر نہیں ؟ کہ آنے والا آچکا۔ اور وُہ **غلام احمد قادیانی** ہے ؛

جن لوگوں کی فطرت میں سعادت ہے۔ وُہ آپ کو قبول کر رہے ہیں۔ لیکن جو اباء اور استکبار کی آلائشوں میں ملوث ہیں۔ وُہ اسی طرح اس موعُود کی شناخت سے محرُوم رہیں گے جس طرح پہلے مسیح کی آمد کا انتظار کرنے والے اب تک محرُوم ہیں۔

حمد کیا۔ اور قرب و جوار سے تین علماء کو مناظرہ کے لئے بلا لیا۔ ان علماء کے آتے ہی غیر احمدیوں نے اپنا ایک جلسہ منعقد کیا۔ اور جماعت احمدیہ کو اپنے جلسہ میں تقریریں سُننے کی دعوت دی۔ مولوی عبدالغفور صاحب معہ اپنے رفقاء کے ان کے جلسہ میں پہنچے۔ تو ان کو دیکھ کر غیر احمدی لیکچرار کے اوسان خطا ہو گئے۔ کیونکہ انہیں یہ توقع نہ تھی۔ کہ اب احمدی مقابل پر نہیں آئیں گے۔ اُن کی تقریر کا تسلسل بار بار ٹوٹنے لگا اس ندامت کو مٹانے کے لئے دوسرے غیر احمدی مولوی صاحب نے مولوی عبدالغفور صاحب سے کہا۔ کہ آپ اگر کچھ بولنا چاہیں۔ تو دس منٹ دیئے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ مولوی عبدالغفور صاحب نے دس منٹ کے اندر حیات مسیح پر سات اعتراض اور چار دلائل وفات کے متعلق پیش کئے۔ اور مناظرہ کے لئے چیلنج دیا۔ غیر احمدی مد مقابل اعتراضات سے گھبرا کر پکار اُٹھا۔ کہ تیسرے مولوی صاحب کہاں ہیں۔ انہیں بلاؤ۔ جب وہ آئے۔ تو انہوں نے آتے ہی اصل مبحث چھوڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراضات شروع کر دیئے۔ اور جب اصل مبحث کی طرف توجہ دلائی گئی۔ تو بل رفعہ اللّٰہ پڑھ کر ساکت ہو گئے۔ اور آخر اپنی ناکامی اور عجز کو دیکھ کر شور ڈال دیا۔ اور شرارت پر اُتر آئے۔ مجبوراً جب احمدی مناظر نے بھی مقابلہ کی ٹھان لی تو مناظرہ بند کر کے اگلے روز تینوں صاحب چلتے بنے۔ اور ہمارے مولوی صاحب بھی ایک دو روز بعد روانہ ہو گئے۔ ان کی واپسی کے بعد وہاں سے اطلاع آئی ہے۔ کہ اکثر غیر احمدی دوست ہمارے دلائل کو صحیح اور قوی تسلیم کرتے ہیں۔ اور اپنے علماء کی ہزیمت کا صاف لفظوں میں اقرار کرتے ہیں۔

نقل و حرکت و رپورٹس مبلغین پنجاب

(۱) **مولوی غلام رسول صاحب** راجیکی مدرسہ چٹھہ کے مناظرہ سے فارغ ہو کر حسب ہدایت مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ تشریف لے گئے۔ اور چند یوم کے قیام کے بعد اب ۲۲ ؍ جولائی سے شیخوپورہ میں خدمات سلسلہ میں مصروف ہیں۔ مانگٹ اونچے کی جماعت نے جس کا اکثر حصہ زمیندار احباب پر مشتمل ہے۔ آپ کی دن رات سعی اور وعظ و نصیحت سے متاثر ہو کر اپنی آمد کا سولھواں حصہ بطور فصلانہ چندہ دینا بخوشی منظور کر لیا ہے۔ شیخوپورہ میں آتے ہی آپ نے روزانہ درس قرآن کریم کا التزام کیا ہے جس میں غیر احمدی اصحاب بھی شامل ہوتے ہیں۔ اور روز بروز سامعین کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک انگریزی تعلیم یافتہ جو سلسلہ کا اشد مخالف تھا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے درس سُننے سے بہت حد تک متاثر ہو چکا ہے۔ اور ایک مسئلہ کے متعلق اس نے لوگوں سے بیان کیا۔ کہ یہ مسئلہ مجھ پر آج ہی حل ہوا ہے۔ اس سے پہلے مجھے کہیں سے بھی تسلی بخش جواب نہیں ملا۔ ایک اور معزز غیر احمدی دوست نے مولوی صاحب کی پبلک تقریروں کا انتظام کرنے کیلئے شوق کا اظہار اور وعدہ کیا ہے۔ ۲۸ ؍ جولائی کو مجمع عام میں ایک انگریز پادری سے تین گھنٹہ گفتگو ہوئی۔ جس میں مولوی صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام بائبل کے حوالوں کی بنا پر پیش کیا۔ حاضرین بہت محظوظ اور متاثر ہوئے۔ (۲) **مولوی غلام احمد صاحب** مجاہد نے جو ۱۱ ؍ جولائی کو مدرسہ چٹھہ کے مناظرہ کے بعد جماعت احمدیہ پونچھ کے جلسہ میں بھیجے گئے تھے۔ ۲۹ ؍ جولائی کی نوشتہ رپورٹ میں اطلاع دی ہے۔ کہ میں آج واپسی کے لئے راولپنڈی پہنچا ہوں۔ امید ہے۔ کہ وہ اپنے ہیڈ کوارٹر مارووال میں پہنچکر بہت جلد اپنے حلقہ کا دورہ شروع کر دینگے۔ (۳) **مولوی عبدالغفور صاحب** چک نمبر ۱۱۲ ریاست بہاولپور سے فارغ ہو کر ایک اور گاؤں میں پہنچے۔ جہاں ایک ہی احمدی ہے۔ اور حسب رپورٹ موصولہ امید ہے۔ جڑانوالہ میں پہنچ کر انہوں نے اپنا بقیہ دورہ شروع کر دیا ہوگا۔ (۴) **مولوی محمد حسین صاحب** نے ضلع انبالہ کی تحصیل کھرڑ کے بعض دیہات کا دورہ کیا۔ لیکن اب کثرت باراں اور برساتی ندیوں میں طغیانی نے سفر میں مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ اس لئے کھرڑ میں چند دنوں کے لئے ان کا قیام ہے۔ جہاں غیر احمدی معززین۔ علماء۔ آریہ سماجی و دہریہ اصحاب سے مختلف مسائل پر گفتگو اور بحث ہوتی رہتی ہے۔ ایک دیوبندی مولوی صاحب مطالعہ کے لئے کتب سلسلہ لے گئے ہیں۔ ایک آریہ دوست اسلامی تعلیم سے متاثر ہو رہے ہیں۔ اور احمدیت کی تائید میں غیر احمدیوں سے مکالمہ کرتے رہتے ہیں۔ ایک اور قصبہ میں ایک صاحب جو نہ صرف اپنی قوم میں معزز اور صاحب رسوخ ہیں۔ بلکہ اپنے شریفانہ پیشہ کی وجہ سے متمول ہونے کے علاوہ اپنی قوم سے باہر بھی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اسلامی تعلیم سے بہت حد تک متاثر ہیں۔ اور انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ وہ عنقریب اپنی قوم سے اسلام قبول کرنے کے بارہ میں مشورہ لے کر اُسے بھی اپنے پیچھے چلائیں گے۔ (۵) **مولوی محمد ابراہیم صاحب** بقاپوری کی اہلیہ تا حال بیمار ہیں۔ اور اس وجہ سے انہوں نے مزید پندرہ یوم کی رخصت یکم اگست سے حاصل کی ہے۔ ان کے حلقہ تبلیغ کے احباب کو اطلاع ہو۔

مبلغین سرحد

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب اپنے علاقہ تحصیل صوابی ضلع پشاور میں اور مولوی عبدالواحد صاحب بالاکوٹ میں مقیم اور مہمات دینیہ کی سرانجام دہی میں مصروف ہیں۔

مبلغین علاقہ ملکانہ

مبلغین اپنے اپنے حلقوں میں بدستور کام کر رہے ہیں۔ مدرسہ احمدیہ ساندھن کی حالت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نہایت اطمینان بخش ہو رہی ہے۔ ملکانہ طلباء نمازوں میں باقاعدہ شامل ہوتے ہیں۔ عربی اور قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھایا جاتا ہے۔ چار بچے حصول تعلیم کے لئے قادیان آنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ تبلیغ سلسلہ کا کام بھی خوش کُن طریق سے ہو رہا ہے۔ جمال نگر کی ملکانہ جماعت اپنی استعداد اور ہمت کے مطابق اشاعت اسلام کا اچھا کام کر رہی ہے۔ (۶) **مولوی جلال الدین** صاحب مبلغ علاقہ مین پوری نے شاہجہانپور اور بریلی کے بعض مقامات کا دورہ کیا۔ اور چند ایک جگہ لیکچر بھی دیئے۔ اب وہ کاسگنج (ایٹہ) سے ہوتے ہوئے اپنے علاقہ مین پوری میں واپس آ رہے ہیں۔

مبلغین سندھ

علاقہ سندھ میں **میر مرید احمد** صاحب اور **مولوی محمد مبارک** صاحب کام کر رہے ہیں۔ دونوں کی مشترکہ سعی سے ۱۴ کس ایام زیر رپورٹ میں داخل سلسلہ ہوئے۔ جن میں سے ایک سکول ماسٹر ہیں۔ ایک رئیس خصوصیت سے سلسلہ کے حالات سے متاثر ہوا ہے۔ میر مرید احمد صاحب اپنے بچے کی وفات کی خبر پا کر ۲۷ ؍ جولائی سے دس دن کی رخصت پر قادیان واپس آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں نعم البدل عطاء فرمائے۔

دکن

معززین کو انفرادی ملاقاتوں سے تبلیغ سلسلہ ہو رہی ہے۔ آریہ سماج کی سرگرمیوں کا معقولیت کے ساتھ سدباب کیا جا رہا ہے۔ دہریوں اور ادھنے اقوام میں بھی کام ہو رہا ہے۔ غیر مسلم معقول پسند اصحاب اپنے اپنے مذاہب سے تسلی نہ پا کر اب کسی ایسے مذہب کی تلاش میں ہیں۔ جو ان کے دلوں کو مطمئن کر سکے۔ ہر دو سکولوں کی حالت بھی اچھی ہے۔ سکول کی عمارتوں کے لئے زمین حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ پونہ سے انجمن فدایان اسلام کی طرف سے مبلغ کو لیکچروں کے لئے دعوۃ آئی ہے۔

رپورٹس سکرٹریان تبلیغ

مندرجہ ذیل جماعتوں کی ماہ جون کی موصول شدہ رپورٹوں کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ (۱) **دہلی**۔ ٹریکٹ بعنوان "ظہور امام علیہ السلام" کے ۷ نمبر شائع ہو کر مفت تقسیم ہو چکے ہیں۔ علماء مخالف نے مقابل میں دو اشتہار شائع کئے ہیں۔ جن میں گالیوں کے سوا کوئی بات مدلل اور معقول طریق سے نہیں کی گئی۔ ہفتہ واری اجلاس باقاعدگی کے ساتھ ہوتے ہیں۔ لوگ لیکچروں میں آتے اور لٹریچر کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ۴ کس داخل سلسلہ ہوئے۔ جنمیں سے ایک گریجوایٹ ہیں۔ (۲) **بھر تپور** (بنگال) ۹ کس داخل سلسلہ ہوئے۔ ایک خاص تعداد اور بھی حلقہ بگوش احمدیت ہونے والی ہے۔ (۳) **نوشہرہ چھاؤنی**۔ جماعت کے ۱۲۵ احباب نے سرگرمی کیساتھ غیر احمدی معززین اور ہندو شرفاء اور ملٹری آفیسرز کو تبلیغ سلسلہ کی۔

(۴) **سکندر آباد دکن**، ۱۸ روپیہ کا لٹریچر ریلوے مسافروں میں فروخت ہوا۔ اس کے علاوہ ۵۸ تعلیم یافتہ اصحاب نے بذریعہ وی۔پی۔ یا مفت سلسلہ کا لٹریچر طلب کیا۔ ایک شخص نے بیعت کی۔ (۵) **فیروز پور**۔ تین تبلیغی اجلاس ماہ جون میں منعقد ہوئے۔ ۱۵ احباب نے ۶۰ گھنٹے سارے مہینہ میں باقاعدہ طور پر تبلیغ سلسلہ و تربیت جماعت میں صرف کئے۔ ایک اشتہار بعنوان "شراب اور پکٹنگ" شایع کیا گیا۔ (۶) **پٹیالہ**۔ پبلک تبلیغی لیکچروں کا سلسلہ ماہ جون میں بعض حلقوں میں جاری رہا۔ مخالفین نے ایک محضر نامہ کے ذریعہ مقامی حکومت سے ان لیکچروں کا سلسلہ بند کرنے کی درخواست کرتے ہوئے لیکچروں کا جواب دینے سے اپنے عجز کا اظہار کیا۔ (۷) **کوہاٹ**۔ اخبار ٹریبیون میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے متعلق المناک خبر کی اشاعت کے بعد حضور کی عافیت کی خوش کن خبر معلوم ہونے پر مقامی جماعت نے اکثر معززین شہر کو ایک ٹی پارٹی دی۔ مولوی صدر الدین صاحب اور مولوی فخر الدین صاحب نے تقریریں کیں۔ جن میں سلسلہ کی اسلامی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا۔ کہ احمدیت ہی اصل اسلام ہے۔ بعض لوگ اچھا اثر لے کر گئے۔ مجھے اس رپورٹ سے یہ معلوم کر کے کہ کوہاٹ کا اصل باشندہ کوئی بھی احمدی نہیں۔ سخت تعجب اور افسوس ہُوا۔ مقامی جماعت کو اس طرف خصوصیت سے توجہ کرنی چاہیئے۔ اور ضلع کوہاٹ میں جو چند احمدی ہیں۔ ان کا خیال بھی رکھنا چاہیئے۔ (۸) **جھنگ مگھیانہ**۔ انفرادی طور پر بعض حلقوں میں تبلیغ سلسلہ ہو رہی ہے۔ شہری حلقہ کی نسبت متعلقہ دیہات میں تبلیغ کا اثر زیادہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ لیکن مقامی جماعت کو شہر پر خاص زور دینا چاہیئے۔ ہفتہ میں دو مرتبہ درس قرآن کریم و کتب حضرت مسیح موعود دیا جاتا ہے۔ جن میں غیر احمدی بھی شامل ہوتے ہیں۔ ۱۴ نسخے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ٹیچنگ آف اسلام (اردو۔ انگریزی) سول افسروں میں تقسیم کئے گئے۔ جماعت کے نظام کو مضبوط کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور مہینہ میں دو بار تبلیغی اجلاس میں مختلف مضامین پر لیکچر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ (۹) **شملہ**۔ بابو عبد الحکیم صاحب نے ایک پمفلٹ انگریزی میں شایع کیا ہے۔ جس میں سول نافرمانی کے تباہ کن مضرات سے مسلمانوں کو آگاہ کرتے ہوئے اولی الامر کی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔

آنریری مبلغین

ضلع لائل پور کے بعض مقامات سے اطلاعات پہونچی ہیں۔ کہ ڈاکٹر محمد احسان صاحب اس ضلع کے دیہات میں اپنے کاروبار کے ساتھ تبلیغ سلسلہ میں بھی بہت جوش سے کام کر رہے ہیں۔ اور متعدد دیہات میں آپ نے خالص مذہبی اور موجودہ سیاسی شورش کے متعلق لیکچر دیئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ؛

تبلیغ اچھوت اقوام

عرصہ زیر رپورٹ میں دو مذہبی سکھ قادیان میں آکر مشرف باسلام ہوئے۔ تبلیغ اسلام کے اس حصہ میں ہمارے زمیندار احمدی دوست بہت کچھ کام کر سکتے ہیں۔ انہیں اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور چونکہ یہ تمام مسلمانوں کا مشترکہ کام ہے اس لئے اگر اس کام میں غیر احمدی زمیندار احباب کو بھی شامل کیا جائے۔ اور ان سے ہر طرح کی امداد لی جائے۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ ضرور انہیں شامل کرنا چاہیئے۔

تبلیغی سکرٹریوں سے گذارش

جن جماعتوں میں تبلیغی سکرٹریوں کا انتخاب ہو چکا ہے۔ ان کی ماہوار تبلیغی رپورٹوں کا بالالتزام موصول ہونا نہایت ضروری ہے۔ تبلیغی سکرٹریوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے ہر فرد سے تبلیغ کا کام لیں۔ اور پھر جماعت کی تبلیغی کارگذاری کی رپورٹ ہر ماہ کی یکم تاریخ کو بھیجدیا کریں۔ اگر کوئی جماعت تبلیغی سکرٹری کے انتخاب کے بعد کام نہیں کرتی۔ یا سکرٹری تبلیغ اس سے کام نہیں لیتا۔ یا ماہوار رپورٹ بھیجنے میں غفلت کی جا رہی ہے۔ تو پھر اس انتخاب کا کوئی فائدہ نہیں۔ جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹوں کو چاہیئے۔ کہ اس بات کا احتساب و معائنہ کرتے رہیں۔ کہ آیا تبلیغی سکرٹری جماعت سے کام لے رہا ہے۔ اور دفتر کو باقاعدہ ماہوار رپورٹیں بھیج رہا ہے یا نہیں اللہ تعالیٰ میرے اور آپ کے ساتھ ہو۔ اور خدمت دین کے لئے ہماری رہنمائی فرمائے ؛ (ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان)
(یکم اگست)

برادر عزیز محمد حسین صاحب بٹ کی وفات

دنیا بھی خدا جانے کس نازنین کی جلوہ گاہ ناز ہے۔ کہ ہر روز ہزاروں اس مجلس سے اُٹھ جاتے ہیں۔ مگر پھر بھی اس کی رونق و افزائش میں نہ کمی آتی ہے۔ اور نہ بناوٹ و سجاوٹ میں کوئی رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اس کائنات کے کاریگر نے عجیب و غریب گل کاریاں اور گونا گوں کرشمہ آرائیاں اس التزام سے کی ہیں۔ کہ انسانی عقل حیران رہجاتی ہے۔ اس کجگاہ آلام میں بڑی بڑی مقتدر ہستیاں پیدا ہوئیں۔ اور فنا ہو گئیں۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں راجدھانیاں اس بے رحم موت کے ہاتھوں صفحہ ہستی سے حرف باطل کی طرح مٹ گئیں۔ اور بے شمار حکومتیں اجل کے تھپیڑے کھا کھا کر آخر رہ گئیں۔ دارا و سکندر کی حکایتیں ایسی محو ہوئیں۔ کہ گویا کبھی تھیں ہی نہیں۔ غرض کل نفس ذائقۃ الموت کے نظارے اس ربع مسکون میں کثرت کے ساتھ واقعہ ہوئے۔ اور اس نیلگوں آسمان نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ بڑے بڑے کہرام مچے۔ اور المناک ماتم بپا ہوگئے۔ لیکن قضا و قدر کے فرشتے نہ پسیجے۔ اور ان کے دلوں میں کبھی رحم کا شائبہ پیدا نہ ہوا۔ یہ لگاتار سلسلہ اور نہ تھکنے والی رفتار ہمیشہ دنیا کے بسنے والوں کو پامال کرتی رہی۔ اور انسان کی ناپائیدار ہستی اس کا تختہ مشق ناز بنی رہی۔ اس نے دیس دیکھا نہ پردیس۔ یہ نہ سفر کی حالت میں باز رہی۔ نہ حضر میں کوئی اس کے ارادوں میں مزاحم ہوا۔ اور نہ اس نے جنگل و بیابان کے مسافروں کو اپنے ٹھکانے پر پہونچنے دیا۔ اے موت! تو نے اتنی مہلت بھی نہ دی۔ کہ وہ لوگ جو دور دراز ملکوں سے کسی غیر آباد علاقہ میں محض شکم پروری کی خاطر آئے ہوں۔ وہ اپنے اپنے گھروں کو واپس ہولیں۔ اور اس غیر مہذب و بد تہذیب ملک سے اپنے مہذب علاقوں میں چلے جائیں۔ جہاں تیرے آہنی پنجہ میں آئے ہوئے شکار کی خدمت کرنیوالے موجود ہوں۔ اور وہ اپنے رشتہ داروں میں ہوتے ہوئے حسرت کی موت نہ مریں۔ اس کی ایک تازہ مثال اخویم محمد حسین صاحب بٹ احمدی کی وفات حسرت آیات کا واقعہ جانگداز ہے جو ۱۱ جون سنہ ۳۰ء کو واقعہ ہوا۔

برادر محمد حسین صاحب بٹ لاہور کے ایک معزز کشمیری خاندان کے فرد تھے۔ ان کے والد منشی غلام حیدر صاحب تاحال بقید حیات ہیں۔ اور نیروبی میں بسلسلہ تجارت عرصہ دراز سے مقیم ہیں۔ اس سال بعزم حج بیت اللہ تشریف لے گئے۔ ان کی عدم موجودگی میں ان کا اکلوتا بیٹا موت کا شکار ہو کر اپنوں اور بیگانوں کو ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا۔ منشی صاحب موصوف سے ہمیں پوری ہمدردی ہے۔

بٹ صاحب کی عمر ۴۰ سال سے متجاوز تھی۔ قد میانہ۔ رنگ گورا۔ بدن کے قدرتی طور پر کمزور تھے۔ غالباً ۱۹۱۹ء میں میاں نظام الدین صاحب کی تبلیغ سے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ مرحوم کے والد نے ان کو احمدی ہونے سے روکا۔ پوری کوشش اور ہزاروں جتن کئے حتےٰ کہ اپنی جائداد سے عاق کرنے کی دھمکی بھی دی۔ مگر مرحوم کے پائے استقلال میں نہ تزلزل پیدا ہوا۔ اور نہ طبیعت مضمحل ہوئی۔ سلسلہ سے روز بروز محبت بڑھتی گئی۔ اور تھوڑے عرصہ میں احمدیہ لٹریچر پر عبور حاصل کر لیا۔ فطرت میں ضد اور اپنی بات کی پچ بے شک بہت تھی۔ مگر میں نے بارہا دیکھا۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی ارشاد پیش کیا گیا۔ تو گردن تسلیم فوراً جھک گئی۔ آواز سریلی اور دلکش، کلفت حیات، ابتلائے زندگی کو محو کرتی تھی۔ تقریر کا شوق بہت تھا۔ اور مافی الضمیر کی ادائگی کا طرز نرالی تھی۔ طبع میں روانی۔ خیالات میں تموج اور سٹیج پر بولنے کی پوری قابلیت تھی۔ ہزار دو ہزار کے مجمع سے اپنی فصاحت اور بلاغت کا چشم زدن میں اقبال کرا لینا ان کے دائیں ہاتھ کا کرتب تھا۔ اور دم تقریر دنیا کی کوئی زبردست سے زبردست طاقت بھی ان کو خائف و مرعوب نہ کر سکتی تھی۔

غرض بٹ کی موت نہ صرف کینیا کے احمدیوں کے لئے ہی غم و اندوہ کا باعث ہوئی۔ بلکہ اہالیان نیروبی اور خصوصاً مسلمانوں

مذہب اور سائنس پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر

(۳)

بعض اعتراضات کے جواب

کیا مذہب سے وہم پیدا ہوتا ہے

اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ مذہب کے بعض نظریات کی بناء چونکہ مادیات پر نہیں ہوتی۔ اِس لئے انسان ہر لغو بات خواہ وہ عقل کے خلاف ہی ہو۔ مان لیتا ہے۔ جس سے اس کی قوت استدلال کمزور ہو جاتی ہے۔ اور وہم بڑھ جاتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ مذہب سے وہم نہیں پیدا ہوتا۔ کیونکہ مذہب کی بناء یقین پر ہے۔ اگر وہم ہو۔ تو پھر اتنا وہم سائنس سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً ملائکہ کا وجود۔ بعث بعد الموت۔ اللہ تعالیٰ کا وجود ان سب کا ثبوت مادیات سے نہیں ملتا۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ مذہب لغو باتیں منواتا ہے۔ کیونکہ اگرچہ وہ نظریات جو عقل سے بالا ہوں۔ ان کو منواتا ہے۔ مگر دلیل سے۔ مذہب کی سچائی کے لئے ضروری ہے۔ کہ جو امور مادیات سے بالا ہوں انکے لئے دلیل دے۔ پس اسلام نے اللہ تعالےٰ کی ہستی۔ ملائکہ کا وجود وغیرہ کے لئے دلائل دیئے ہیں۔ لہٰذا وہم پیدا نہیں ہوتا۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل اس بات پر شاہد ہے کہ آپ نے وہم کا ازالہ کیا۔ حدیث میں آتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم جب فوت ہوگئے۔ تو اس دن اتفاقاً سورج گرہن ہو گیا۔ صحابہ نے کہا حضور کے صاحبزادہ کی وفات پر سورج نے بھی افسوس کیا ہے۔ اور اس کو صدمہ ہوا ہے۔ اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ تو قانونِ طبعی کے ماتحت ہے۔ اس کا میرے بیٹے کی وفات سے کیا تعلق۔ گویا اس طرح آپ نے اپنے عمل سے وہم کا ازالہ کیا۔ نہ کہ اسے پیدا کیا۔

مگر اس کے مقابلہ میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ سائنس سے وہم پیدا ہوتا ہے جیسا کہ علم الجراثیم (Bacteriology) کی ترقی سے ہوا ہے۔ طب کہتی ہے۔ ہر جگہ جراثیم ہیں۔ ڈاکٹر ذرا ذرا سی بات پر خوف کھاتے اور بار بار ہاتھ دھوتے رہتے ہیں۔ طب کا مطالعہ کیا جائے۔ تو جس مرض کا حال پڑھو ایسا معلوم ہونے لگتا ہے۔ کہ شاید یہ مرض ہم کو ہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان ان عام علامات (General Symptoms) کی وجہ سے جو ہر مرض میں مشترک ہوتی ہیں۔ اور ہر انسان میں کم و بیش پائی جاتی ہیں۔ خیال کر لیتا ہے۔ کہ مجھ میں یہ مرض ہے۔ حالانکہ اس مرض کی خاص علامات (Special Symptoms) اس میں موجود نہیں ہوتیں۔

اسلام نے اس قسم کے وہم کو جو کمزوریٔ دماغ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ دُور کیا ہے۔ وہم ہمیشہ غلو سے ہوتا ہے مگر اسلام نے ہر بات میں میانہ روی سکھلا کر وہم کا ازالہ کیا ہے۔ فرمایا۔ نماز میں میانہ روی اختیار کرو۔ ہر وقت نماز نہ پڑھتے رہو۔ اور تین وقت نماز پڑھنے سے منع کر دیا۔ پھر فرمایا۔ جو روزانہ روزہ رکھے۔ اس کو دوزخ ملتی ہے۔ مگر روزہ تو خدا کے لئے رکھا جاتا ہے۔ اس کے بدلہ میں دوزخ کیسی۔ اس کی غرض بھی صرف وہم کو دُور کرنا تھی۔ کیونکہ غلو کرنے سے دماغ کمزور ہو کر وہم پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے فرمایا۔ ولنفسک علیک حق۔ تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اس لئے نفس کشی نہ کرو۔

حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ دو صحابی آپس میں بھائی بھائی بنے ہوئے تھے۔ ایک دن ایک دوسرے کی ملاقات کے لئے گیا۔ تو دیکھا۔ اس کی بیوی متبذل حالت میں ہے۔ وجہ پوچھی۔ تو اس نے جواب دیا۔ تمہارے بھائی کو میری کچھ حاجت نہیں۔ وہ تو ہر روز دن کو روزہ رکھتا۔ اور رات کو نماز پڑھتا رہتا ہے۔ صحابی نے اپنے دوست سے کہا۔ دیکھو تمہارے رب کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ ہر ایک کو اس کا حق دینا چاہیئے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے قائم اللیل اور صائم الدھر رہنے کو ناپسند فرمایا۔ اور فرمایا۔ زیادہ سے زیادہ کوئی شخص ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھ سکتا ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ عبادت یہ ہے۔ کہ آدھی رات سوئے اور آدھی رات نماز پڑھے۔ گویا ہر بات میں میانہ روی سکھائی۔ تاکہ وہم پیدا نہ ہو۔

مذہب سائنس کیوں نہیں بتاتا

سوال کیا جاسکتا ہے۔ کہ اگر مذہب خدا کی طرف سے ہے۔ تو پھر وہ سائنس کیوں نہیں بتاتا۔

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ درحقیقت ایسا ہی چاہیئے تھا۔ کہ مذہب سائنس بیان نہ کرے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یاایھا الذین اٰمنوا لاتسئلوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم (مائدہ ۱۴) یعنے اے ایمان والو۔ ایسی باتوں کے متعلق سوال نہ کرو۔ جن کے بتا دینے سے تمہیں نقصان ہو۔ اس پر سوال ہوسکتا ہے۔ کہ خدا کی بتائی ہوئی بات سے نقصان کیسے ہوسکتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ہمیں تو بتا دینے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تمہارا دماغی ارتقا رُک جائیگا۔ اور تمہاری خود سوچنے اور غور و فکر کرنے کی قابلیت مر جائے گی۔ تمہارا علمی ارتقا مٹ جائیگا۔ پس ہماری ذہنی ترقی کو قائم رکھنے کے لئے مذہب نے سائنس نہیں بتائی۔ ہاں ضروری باتیں بتا دی ہیں۔ جو ایجاد سے معلوم نہ ہوسکتی تھیں۔ یا دیر سے معلوم ہوتیں۔ مگر ہر ایک بات بتا دینے سے ہمارے ذہنی ارتقا کو نقصان ہوتا۔ اور یہ مشاہدہ ہے۔ کہ جس کا ذہنی ارتقا بند ہوا وہ قوم مٹ گئی۔ مومن کے دو دن بھی برابر نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ ہر روز ترقی کرتا ہے۔ اگر مذہب ساری کی ساری باتیں بتا دیتا۔ تو انسان ذہنی طور پر اسی دن مر جاتا۔ کیونکہ اس کا ذہنی ارتقا بند ہو جاتا۔ اس لئے مذہب میں اصول کو لے لیا گیا ہے۔ اور جزئیات میں اجتہاد کی گنجائش رکھ دی ہے۔ تاکہ انسان کا ذہنی ارتقا بند نہ ہو۔

کیا مذہب ذہنی ارتقاء بند کرتا ہے

کہا جائیگا۔ اگر ذہنی ارتقاء کے لئے ضروری تھا۔ کہ مذہب سائنس بیان نہ کرے۔ تو خود مذہب میں علمی ارتقاء کو کیوں بند کر دیا گیا ہے۔ مذہب نے کیوں الہام کے ذریعے تعلیم دی۔ کیوں نہ ہم پر ان باتوں کو چھوڑ دیا۔ تاکہ ہم خود سوچتے اور غور و فکر کے بعد انہیں حاصل کرتے۔

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ مذہب کے بہت سے مسائل کی بنیاد رضاء الٰہی پر ہے۔ نہ کہ سائنس کی طرح شواہد پر۔ اور رضاء کا علم وہ خود جانتا ہے۔ سائنس نہیں بتا سکتی۔ (مثلاً اگر کوئی شخص اپنے کسی دوست سے ملنے جائے۔ اور جا کر خاموش رہے۔ تو اس کا دوست کس طرح معلوم کر سکتا ہے کہ میرا مہمان کیا کھائیگا۔ یا [illegible] اگر خود منہ سے بولے۔ کہ میں فلاں چیز پسند کرتا ہوں۔ تو میزبان کو اس کی رضاء کا علم ہوسکتا ہے۔) پس رضاء الٰہی کے معلوم کرنے کا ذریعہ الہام ہے۔

پھر مذہب کا تعلق ابدالآباد زندگی سے ہے۔ اور سائنس کا صرف موت تک۔ اِس لئے سائنس کی ایجادوں مثلاً ریل اور لاسلکی کی عدم موجودگی میں انسان کو نقصان نہ تھا۔ مگر دین کے بغیر اس کے کامل ہونے سے پہلے ہی دنیا تباہ ہو جاتی۔ اور اخلاق فاضلہ اور روحانیات کے متعلق تجربے کرتے کرتے لاکھوں آدمی دوزخ میں چلے جاتے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اصولی باتوں کا علم (جو عقل سے بالاتھیں) الہام کے ذریعہ دیا۔ اور جزئیات کو ہمارے عقلی اجتہاد کے لئے چھوڑ دیا۔

علاوہ ازیں بعض مسائل نیچرل قوانین سے بالا ہیں۔ مثلاً صفات الہٰی۔ ملائکہ کا وجود۔ بعث بعد الموت وغیرہ ان کو عقل اور سائنس سے معلوم کرنا مشکل تھا۔ یہاں پر عقل بالکل اندھی تھی۔ اور اگر کچھ ثابت کرتی۔ تو زیادہ سے زیادہ یہ بتاتی۔ کہ خدا اور ملائکہ کا وجود ہونا چاہیئے۔ نہ یہ کہ واقعی موجود ہے۔ "کیونکہ ہونا چاہیئے"۔ تو عقل سے ہو سکتا ہے۔ مگر "ہے" کے لئے مشاہدہ کی ضرورت ہے۔ جو الہام کے بغیر ممکن نہیں۔ اِن وجوہات سے الہام کی ضرورت تھی۔

رسالہ پیشوا کا رسول نمبر

دہلی کے ماہوار رسالہ پیشوا نے حال میں بہت شاندار رسول نمبر شائع کیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے متعلق قابل اور مشہور مضامین نگاروں کے نظم ونثر مضامین کا یہ مجموعہ نہایت ہی دلچسپ اور مفید ہے جس سے سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات کے متعلق بہت کچھ بصیرت حاصل ہوتی ہے۔ گو بعض خیالات سے ہم متفق نہیں مثلاً خاتم النبیین کا یہ مطلب بیان کرنا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد روحانیت کا سب سے بلند درجہ نبوت کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ اس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی خوبی نہیں ظاہر ہوتی۔ بلکہ نقص لازم آتا ہے۔ خوبی یہ ہے۔ کہ اب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت سے درجہ نبوت حاصل ہو سکتا ہے۔ اور یہ خصوصیت تمام انبیاء میں سے آپ ہی کو حاصل ہے۔ مگر باوجود اس کے ہمارے نزدیک مضامین کا بیشتر حصہ نہایت قابلیت سے لکھا گیا۔ اور بہت مفید ہے۔ ۳۳ بلاک کی تصویروں نے رسالہ کی شان کو بہت بڑھا دیا ہے۔ رسالہ بڑے سائز کے قریباً [illegible] دو سو صفحات پر ختم ہوا ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے لیکن سالانہ قیمت تین روپے ادا کرنیوالوں کو اسی قیمت میں مل سکتا ہے۔ شائقین مینیجر صاحب رسالہ پیشوا دہلی سے منگائیں۔

رپورٹ نظارت دعوۃ و تبلیغ

۱۶ لغایت ۳۱ جولائی

تمہید

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم اور اسی کی عطاء کردہ توفیق کے ماتحت نظارت دعوۃ و تبلیغ کی یہ چوتھی رپورٹ یکم جون کے بعد سے شائع ہو رہی ہے۔ میں اس تھوڑے سے عرصہ میں تین رپورٹوں کی اشاعت کے بعد دفتری ریکارڈ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ رپورٹوں کی اشاعت کا یہ طریق نہایت مفید ثابت ہو رہا ہے۔ اس طریق سے جہاں جماعتوں کو مبلغین سلسلہ کی نقل و حرکت اور ان کی تبلیغی کارگذاری سے آگاہی ہوتی رہتی ہے۔ وہاں بعض جماعتوں کی تبلیغی کارگذاری کے خلاصہ کی اشاعت بعض دوسری جماعتوں کی بیداری کا موجب ہو رہی ہے۔ اور انہوں نے بھی باقاعدہ رپورٹیں بھیجنے کا التزام کر لیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اگر توفیق دی۔ اور پندرہ روزہ رپورٹ کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہا۔ تو امید کی جاتی ہے۔ کہ تھوڑے عرصہ کے بعد ہمارے پاس ہر رپورٹ مرتب کرنے کے لئے اتنا مواد ہوا کریگا۔ کہ مجبوراً ہمیں تفصیلات کو چھوڑ کر نہایت اختصار سے کام لینا پڑیگا۔ اگرچہ اب بھی تفصیلات میں جانے کی بہت ہی کم گنجائش ہوتی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں جو اطلاعات مبلغینِ سلسلہ اور تبلیغی سکرٹریوں کی طرف سے پہنچی ہیں ان کی بناء پر نظارتِ ہذا کی رپورٹ بابت ۱۶ لغایت ۳۱ جولائی حسب ذیل ہے۔

تبلیغی جلسے

عرصۂ زیر رپورٹ میں صرف ایک تبلیغی جلسہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ جولائی پوہلا مہاراں ضلع سیالکوٹ میں ہوا۔ اس جلسہ کی غرض ان اعتراضات کا رد کرنا تھا۔ جو مقامی غیر احمدیوں نے اپنے جلسہ منعقدہ ۱۷-۱۸-۱۹ جولائی میں کئے۔ مرکز سے تقریروں کے لئے مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل کی معیت میں مولوی محمد صادق صاحب و مولوی عبدالواحد صاحب روانہ کئے گئے۔

مناظرے

(۱) پوہلا مہاراں میں فریقین کے علماء جمع ہو جانے سے مناظرہ ہو جانا یقینی تھا۔ جس کی ابتدا غیر احمدی علماء کی طرف سے ہوئی کہ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ پر اپنے جلسہ میں اعتراضات کئے۔ آخر وہاں دو مناظرے ہوئے۔ جن میں فریق مخالف کو زبردست ہزیمت کا سامنا ہوا۔ مفصل روئداد مقامی جماعت کے سکرٹری کی طرف سے دفتر اخبار الفضل میں بغرض اشاعت آ چکی ہے۔ لہذا مجھے تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔

(۲) دوسرا مناظرہ ۱۹ جولائی کو بمقام بالاکوٹ ضلع ہزارہ ایک غیر احمدی عالم سے ہوا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی عبدالواحد صاحب مناظر تھے۔ مبحث یہ تھا۔ کہ آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آ سکتا ہے یا نہیں۔ احمدی مناظر نے جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نبوۃ کا عقیدہ معہ حوالہ پیش کیا۔ تو غیر احمدی مناظر نے یہ کہکر پیچھا چھڑایا۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام کی نبوۃ کا نام نہ لو۔ میں اس عقیدہ کو کفر سمجھتا ہوں۔

(۳) تیسرا مناظرہ غیر احمدی علماء کا مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل کے ساتھ چک نمبر ۱۱۲ ریاست بہاولپور میں ۲۴ جولائی کو ہوا۔ اس مناظرہ کے ابتدائی حالات یہ ہیں۔ کہ ایک غیر احمدی مولوی صاحب اس چک میں آکر تین چار ماہ رہے۔ (یہاں صرف تین گھر احمدیوں کے ہیں) اور اپنے بیہودہ اور بے بنیاد اعتراضات سے لوگوں کو سلسلہ عالیہ کی تعلیم اور عقائد سے متنفر کرنا چاہا۔ مولوی عبدالغفور صاحب ۲۱ جولائی کے بعد مناظرہ جتوئی ضلع مظفر گڑھ سے فارغ ہوکر وہاں پہنچ گئے۔ غیر احمدی مولوی صاحب اس وقت وہاں سے جا چکے تھے۔ ہمارے مبلغ نے انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ لوگوں کو سمجھایا۔ کہ ماموریں اور انبیاء کے زمانہ کے علماء ایسے ہی بیہودہ اعتراضات کر کے خود بھی جادۂ مستقیم سے دور رہے ہیں۔ اور اپنے ساتھ لوگوں کو بھی ہدایت پانے سے محروم رکھتے چلے آئے ہیں۔ اِس کے بعد ان لوگوں کے سامنے جماعت احمدیہ کے عقائد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ دلائل سے پیش کیا گیا۔ ان میں سے بعض نے اقرار کیا۔ کہ اگر ہمارے مولوی صاحب یہاں ہوتے بھی۔ تو احمدی مولوی کے اعتراضات کا جواب نہ دے سکتے۔ اِس اظہارِ حقیقت سے کسی حاسد نے

۱۰۹

ہندوستان کی خبریں

ایک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر معہ ملازم قتل کر دیا گیا۔

فیروز پور ۲ اگست۔ بھائی ارجن سنگھ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر فیروز پور معہ ملازم کے آج بنگلہ میں مقتول پائے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ ۳۱ جولائی سنہ ۳۰ء کو ان کا ایک ملازم عدالت میں آیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ بھائی صاحب آج کچہری میں نہ آئینگے کیونکہ آپ چار روز کی رخصت پر جا رہے ہیں۔ اس رپورٹ پر کہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے کمرہ سے بہت بدبو آ رہی ہے۔ پولیس فوراً وہاں پہونچی۔ اور دو مردہ لاشیں دیکھیں۔ دوسرا ملازم فرار ہے۔

بمبئی میں لاٹھیوں کے تازہ زخمی

بمبئی ۲ اگست۔ کانگریس ہسپتال کے بیان کے مطابق بمبئی میں پولیس کی لٹھ بازی سے ۲۷۵ اشخاص مجروح ہوئے ہیں۔ جن میں سے ۱۷ ہسپتال میں رکھے گئے ہیں۔

ضلع امرتسر کے کانگریسیوں کی گرفتاریاں

امرتسر ۳ اگست۔ اس وقت تک ضلع امرتسر میں ۷ سو کانگریسی گرفتار ہو چکے ہیں۔

لاہور سنٹرل جیل کے سیاسی قیدیوں کے اشغال

لاہور سنٹرل جیل میں عام سیاسی قیدیوں کو بان بٹنے اور سرخی کوٹنے کے لئے دی جاتی ہے۔

پریزیڈنٹ پنجاب پراونشل خالصہ برادری کو ایک سال قید کی سزا

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوشیارپور نے سردار دلیپ سنگھ صاحب پریزیڈنٹ پنجاب پراونشل خالصہ برادری کے مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۸ کا فیصلہ سنا دیا۔ سردار صاحب کو ایک سال قید محض کا حکم دیا۔ اور "سی" کلاس دی گئی ہے۔

دہلی میں اسمبلی کے سابقہ صدر اسمبلی کی تقریر

دہلی یکم اگست۔ دہلی میں کانگریس کمیٹی کی طرف سے کمپنی باغ کے پبلک جلسہ میں مسٹر پٹیل نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ جب میں اسمبلی کی کرسیٔ صدارت پر بیٹھا ہوا تھا تب ہر لمحہ میں غلامی کو محسوس کرتا تھا۔ گول میز کانفرنس میں جو کوئی بھی کانگریس کی عدم موجودگی میں جائے گا۔ وہ صرف اپنا ہی نمائندہ ہوگا۔ جو کوئی آئندہ اسمبلی اور کونسلوں میں جائے گا۔ وہ بھی ملک کا نمائندہ نہیں ہوگا۔

کلکتہ جیل میں قیدیوں کی ہنگامہ آرائی

کلکتہ یکم اگست۔ آج صبح پریزیڈنسی جیل میں فساد ہو جانے پر پولیس کی امداد طلب کرنی پڑی۔ ایک وارڈ کے سیاسی قیدیوں نے کوٹھڑیوں میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ تمام قیدی ایک جگہ جمع ہو گئے۔ تمام پکٹنگ کے سلسلہ میں سزایاب ہوئے ہیں۔ متعدد قیدیوں کو بیڑیاں لگا دی گئی ہیں۔

معافی پر رہائی

ناگپور ۳ اگست۔ قانون جنگلات کی خلاف ورزی میں جن نو سو رضاکاروں کو گرفتار کر کے ۱۱ جولائی کو بمقام امراؤتی چھ چھ ماہ قید بامشقت کی سزا دی گئی تھی۔ انہوں نے تحریری معافی مانگ لی۔ اور رہا کر دیئے گئے۔

افغانستان میں فرانسیسی پیمانے

پشاور ۲ اگست۔ افغانستان کی حکومت فرانسیسی اوزان اور پیمانے مروج کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ تاکہ ملک کے پیمانے یکساں ہو جائیں۔ اور فریب دہی کا انسداد ہو۔

حکومت کو دو ماہ میں ۴۷ لاکھ روپے کا نقصان

ناگپور ۲ اگست۔ سول نافرمانی کے متعلق حکومت صوبجات متوسط ــــــ نے گذشتہ دو ماہ کی جو رپورٹ شائع کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان دو مہینوں میں ۴۷ لاکھ روپے کا خسارہ ہوا۔

گھگھر ندی میں ہولناک طغیانی

انبالہ یکم اگست۔ گھگھر ندی میں زبردست طغیانی آگئی ہے۔ اور متعدد دیہات دریا برد ہو گئے ہیں۔ خانماں ویران آبادی بچوں اور بچے کھچے اسباب کو لے کر شاہراہ اعظم پر بیٹھی ہے۔ سرکاری افسر بھی وہاں پہونچ گئے ہیں۔

ناسک میں قانون جنگلات کی خلاف ورزی

ناسک ۳۱ جولائی۔ بگلان تعلقہ کے تمام دیہاتیوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جنگل کے گھاس پر اجتماعی چھاپہ مارا جائے تمام تعلقہ میں ایک بھی دیہاتی ایسا نہیں جس نے چرائی ادا کی ہے۔ اب تک کوئی ٹھیکہ نہیں لیا گیا۔

سکھ کونسلوں کا مقاطعہ کریں گے

لاہور ۲ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سنٹرل سکھ لیگ اور شرومنی اکالی دل نے آج ایک میٹنگ میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ کانگریس کے فیصلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کونسلوں اور اسمبلی کے آئندہ انتخابات کا بائیکاٹ کیا جائے۔

سینما کے خلاف پراپیگنڈا

لاہور یکم اگست۔ مقامی بال بھارت سبھا کے والنٹیر سینما کے خلاف پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اور لوگوں کو سینما کا بائیکاٹ کرنے کی تلقین کر رہے ہیں۔

ہندو یونیورسٹی کے کالجوں پر پکٹنگ

بنارس ۲ اگست۔ یوتھ لیگ کے زبردست پکٹنگ کی وجہ سے کوئنز کالج اور بنارس ہندو یونیورسٹی کے بہت سے کالجوں میں پڑھائی کا کام بند کر دیا گیا ہے۔

ایک مریض نے دوسرے مریض کو قتل کر دیا

بمبئی ۲ اگست۔ ای۔ جی ہسپتال میں ایک مریض غشی کی حالت میں تھا۔ اس نے جھٹ ایک یوروپین مریض پر حملہ کر دیا جس سے یوروپین کی موت واقع ہو گئی۔

گورنمنٹ کے قرضہ کا بائیکاٹ

احمد آباد ۳ اگست۔ احمد آباد میونسپلٹی کے کئی ممبروں نے حسب ذیل ریزولیوشن کا نوٹس دیا ہے "سٹینڈنگ کمیٹی کے اس ریزولیوشن کو کہ گورنمنٹ کے قرضہ میں ۳ لاکھ روپیہ لگایا جائے ملتوی کیا جائے۔ اور آئندہ گورنمنٹ کے قرضہ میں میونسپل کمیٹی کے روپیہ کو نہ لگایا جائے"۔

کٹک ٹریننگ کالج کے پرنسپل نے خودکشی کر لی۔

کٹک ۳۱ جولائی۔ مسٹر ہینڈرسن پرنسپل کٹک ٹریننگ کالج کل مر گئے۔ آپ نے اپنے کپڑوں کو مٹی کے تیل میں بھگو دیا اور ایک بند کمرے میں آگ لگا دی۔ آپ قریب المرگ تھے۔ کہ ایک ڈپٹی مجسٹریٹ نے آپ کا بیان قلمبند کیا جس میں آپ نے بیان کیا۔ کہ دماغ میں خلل ہونے کی وجہ سے میں نے خودکشی کی ہے۔

مسٹر پٹیل اور پنڈت مالویہ کے مقدمہ کی سماعت

بمبئی ۴ اگست۔ کانگریس لیڈروں کے خلاف مقدمہ کی کارروائی سننے کے لئے ہزار ہا اشخاص صبح سے ہی مجسٹریٹ کی عدالت کے باہر جمع ہو گئے۔ ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے مقدمہ شروع ہوا۔ پنڈت مالویہ نے صفائی کی طرف سے مقدمہ پر بحث کی۔ آپ نے کہا۔ کہ حکم امتناعی اور جبری طور پر منتشر کرنے کا طریقہ سیاسی وجوہات کا نتیجہ ہیں۔ اور زبانی اور تحریری احکام دقت آمیز اور غیر ضروری ہیں۔ پنچ کے بعد پنڈت مالویہ نے اپنا بیان دیا جس کے خاتمہ پر مجسٹریٹ نے اعلان کیا۔ کہ فیصلہ اگلے سوموار کو سنایا جائیگا۔

چھ سو اسی پٹواریوں کے استعفے

میرٹھ ۳ اگست۔ یوم ملک منانے کے لئے طلبا نے نصف میل طولانی جلوس نکالا۔ کل ضلع میرٹھ کے ۶۸۰ پٹواریوں نے استعفے دیدیئے۔ کچہری کے احاطہ میں دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی

کے الزام میں اا گرفتاریاں عمل میں آئیں ؛

پنجاب وار کونسل کے چھٹے ڈکٹیٹر کی گرفتاری

لاہور ۴؍ اگست۔ آج پولیس نے وار کونسل کے چھٹے ڈکٹیٹر لالہ تزلوک چند کپور منیجر لکشمی انشورینس کمپنی کو آپ کے دفتر سے گرفتار کر لیا۔

گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی طرف سے پراپیگنڈا

لاہور ۴؍ اگست۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے بائیکاٹ کے پروگرام کو مضبوط کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ڈسٹرکٹ اکالی جتھوں کو اپنے جتھے پیدل روانہ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ یہ جتھے دیہات میں پروپیگنڈا کرتے ہوئے مختلف اطراف سے لاہور پہونچیں گے۔ اور شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی زیر ہدایات شراب خانوں کی اور بدیشی کپڑے کی دوکانوں پر پکٹنگ میں حصہ لیں گے ؛

دہلی میں ڈاکہ زنی کے سلسلہ میں گرفتاریاں

امرتسر ۳؍ اگست۔ پانچ اشخاص جن میں دو بنگالی ہیں۔ دہلی کے سیٹھ لکشمی نرائن کے مکان پر ڈاکہ زنی کے الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں ؛

تاندلیانوالہ میں فرقہ وارانہ فساد

تاندلیانوالہ ۴؍ اگست۔ جمعہ کے روز ایک ہندو اور مسلمان آپس میں ہنسی مذاق کرتے ہوئے لڑ پڑے۔ اس لڑائی نے فرقہ وارانہ فساد کی صورت اختیار کر لی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ چند ایک مکانات اور دوکانیں لوٹ لی گئیں۔ ہندوؤں نے چار روز سے ہڑتال کر رکھی ہے۔ اور افسران بالا کے کہنے کے باوجود کاروبار شروع نہیں کیا۔

شمالی سندھ میں بے پناہ سیلاب

کراچی یکم اگست۔ جیب کوٹ اور رک کے درمیان ریلوے لائن خطرہ میں ہے۔ ۲۰۰ مربع میل رقبہ طغیانی کی زد میں آچکا ہے۔ نکلی کے قریب کل رات بند ٹوٹ گیا۔ پانی اورنگ آباد کی طرف بڑھ رہا ہے۔ امراؤتی گڑھی اور یاسین رک روڈ پانی کے نیچے ڈوب گئے ہیں ؛

پشاور شہر میں بم پھٹ گیا!

پشاور ۴؍ اگست۔ کل یکاتوت گیٹ پشاور شہر میں ایک دیسی ساخت کا بم پھٹ گیا۔ جس کے باعث ایک راہ گذر کو ایک چھوٹا سا پتھر کا ٹکڑا لگا۔ اس کے سوائے کسی قسم کے دوسرے نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی ؛

امرتسر میونسپلٹی میں تحریک التوا

امرتسر ۴؍ اگست۔ میونسپل کمیٹی کے جنرل اجلاس میں پنڈت مدن موہن مالویہ کی گرفتاری پر ان کے اعزاز میں التوائے اجلاس کی تحریک سات کے مقابلہ میں ۹ ووٹوں سے پاس ہوگئی۔ اور اجلاس ملتوی کر دیا گیا ؛

انسداد دہشت انگیزی کے آرڈی ننس کا نفاذ

لاہور ۴؍ اگست۔ گورنر بہ اجلاس کونسل نے حسب ذیل میونسپل رقبہ جات میں انسداد دہشت انگیزی آرڈی ننس کا نفاذ کر دیا ہے۔ کرنال کیتھل۔ شاہ آباد۔ پانی پت نوٹیفائڈ ایریا کیتھل منڈی۔ لائلپور۔

گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے نئے صدر

لاہور ۴؍ اگست۔ شرومنی اکالی دل نے متفقہ رائے سے سردار کھڑک سنگھ کا استعفےٰ منظور کر لیا۔ اور سردار تیجا سنگھ کو آپ کا جانشین مقرر کیا ؛

سکھر میں فرقہ وارانہ فساد

کراچی ۴؍ اگست۔ گذشتہ شب ڈاک خانہ کے متصل سکھر میں ہندو مسلم فساد ہوگیا۔ کلہاڑے اور چاقو آزادانہ طور پر استعمال کئے گئے جس کے باعث کئی آدمی مجروح ہوئے۔

مہاراجہ پٹیالہ کی بریت

شملہ ۴؍ اگست۔ فارن اینڈ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ مسٹر جے ۔ اے ۔ او فیٹز پیٹرک ایجنٹ جنرل ریاستہائے پنجاب نے اپنی رپورٹ حکومت ہند کو بھیج دی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ کسی شہادت سے ان الزامات کی تائید نہیں ہوتی۔ جو مہاراجہ پٹیالہ پر عاید کئے گئے تھے ؛

پنجاب کے ہندو اور گول میز کانفرنس

لاہور ۴؍ اگست۔ پنجاب کے ہندو گول میز کانفرنس میں

گورے سپاہی نے ہوائی جہاز چرا لیا

لنڈن۔ ایک نوجوان سپاہی کو اس الزام میں سزا ملی ہے۔ کہ اس نے ایک ہوائی جہاز چرا لیا۔ اور اگرچہ اسے پہلے پرواز کا اتفاق نہ ہوا تھا۔ تاہم وہ مسروقہ ہوائی جہاز کو لے کر اڑجانے میں کامیاب ہوا۔ اس سے پہلے وہ ایک موٹر سائیکل چرا چکا تھا۔ اور گرفتاری سے بچنے کے لئے اس نے ہوائی جہاز کو چرانا مناسب خیال کیا ؛

مردہ کتے اور بلیاں بھی کارآمد ہو سکتی ہیں

ماسکو یکم اگست۔ سوویٹ نے مردہ کتے اور بلیوں سے بھی فائدہ اٹھانا شروع کر دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ان کو دفن کرنے کے بجائے اب ان سے صابن بنایا جا سکتا ہے۔ ایک بلی کی لاش کو اگر ابالا جائے۔ تو اس سے ۵ اونس چربی ملتی ہے۔ ایک کتے کے جسم سے ایک پونڈ سے زائد چربی مل سکتی ہے۔ اب چوہے اور چوہیوں کی چربی بھی بہترین منہ دھونے کا صابن بنانے کے لئے استعمال کی جائیگی ؛

ممالک غیر کی خبریں

کوچین چائنا میں فساد

پیرس ۲؍ اگست۔ کالونی منسٹر نے اعلان کیا۔ کہ یکم اگست کو کوچین چائنا کے مقام کانگو لانگ کے مقام پر شدید فسادات رونما ہوئے۔ پولیس نے دیسی مظاہرین پر گولی چلا دی جس کے باعث پانچ آدمی ہلاک ہو گئے ؛

جاپان کے ایک ضلع میں خوفناک سیلاب

ٹوکیو ۲؍ اگست۔ جاپان کے ضلع کیوٹو میں خوفناک سیلاب آیا۔ فوشیمی کے مقام پر دو ہزار گھر زیر آب ہوگئے۔ اور سات ہزار باشندوں نے سکول بلڈنگ میں جا کر پناہ لی۔ فوکوچی یاما کا سارا شہر غرقاب ہو گیا۔ دھان کے کھیت پانی سے پر ہو گئے۔ ریلوے لائن کو بھی نقصان پہونچا ہے ؛

گول میز کانفرنس کے متعلق ملک معظم کا اعلان

لنڈن۔ یکم اگست۔ پارلیمنٹ کا موجودہ اجلاس برخاست کرتے ہوئے ملک معظم نے اپنی تقریر میں ہندوستان کے متعلق جو کچھ فرمایا۔ وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

آنے والی گول میز کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ میں صدق دل سے یہ دعا کرتا ہوں۔ کہ باہمی اعتماد اور دوستی کی سپرٹ ہندوستان کی جملہ جماعتوں اور اقوام کو متحد کر دیگی۔ اور ساتھ ہی وہ ان ذمہ واریوں کی اوائگی میں جو کہ کانفرنس ان پر عاید کریگی۔ ہر دو برطانیہ اور ہندوستان کے نمائندوں کو آپس میں ملا دیگی۔

مجھے یقین ہے۔ کہ میری ہندوستانی رعایا کی بہبودی کی ترقی کرنے کا واحد مقصد کانفرنس کے ہر ایک ممبر کے اندر موجزن ہوگا ؛

چین کی قومی حکومت کا اعلان

نانکنگ ۳۱؍ جولائی۔ چینی قوم پرست گورنمنٹ نے جنگشو میں تمام تر واقعات کی ذمہ داری اپنے اوپر لی ہے۔ اور غیر ملکی طاقتوں سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ خود مختارانہ طور پر ایکشن نہ لیں۔ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ چند دنوں میں وہ شہر پر پھر قبضہ کر لے گی ؛

لنڈن میں ڈیڑھ ہزار ریلوے ملازمین کی برطرفی

لنڈن ۳۱؍ جولائی۔ کاروبار میں نقصان ہو جانے کے باعث پانسو ریلوے ملازمین جو لنڈن مڈلینڈ اینڈ سکاٹش ریلوے کے کیرج ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتے تھے۔ برخاست کر دیئے گئے۔ اس سے کچھ ہی عرصہ پہلے ریلوے کے مختلف مراکز......

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر الفضل کیلئے قادیان سے شائع کیا)

نے بھی بڑے افسوس کا اظہار کیا۔ کیونکہ ان کے خیالات کی ترجمانی کرنے والا اب کوئی انہیں نظر نہیں آتا۔ اس کی تازہ مثال ہندوستانیوں کی وہ میٹنگ تھی جو دربارہ انڈین سیکنڈری سکول نیروبی ۱۵ر جون ۱۹۳۰ء کو نیروبی میں منعقد ہوئی۔ جبکہ ایک ہندو مقرر اپنے خیالات کی رو میں خدا جانے کیا کہہ رہے تھے۔ تو تین معزز مسلمان یہ کہتے اجلاس سے باہر نکلے اور کہا۔ بٹ صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ آج ہمیں اب مسلمانوں میں کوئی بولنے والا نظر نہیں آتا۔ آپ اسوقت کھڑے ہوں۔ اور سکول کی موجودہ روش کے متعلق ہماری آواز کو حاضرین اجلاس تک پہنچا دیں۔ یہ سنکر میرے آنسو نکل آئے۔ اور بٹ صاحب کی بے وقت موت کی یاد میرے سینہ میں پھر تازہ ہو گئی۔

بٹ صاحب جماعت احمدیہ نیروبی کے جنرل سکرٹری بھی رہ چکے تھے۔ اور آجکل تبلیغی سکرٹری کے عہدہ پر ممتاز تھے۔ اور کینیا کے دارالسلطنت میں جو ایک عالیشان احمدیہ مسجد طیار ہو رہی ہے۔ اس کی تعمیر کے افسر بھی تھے۔ مسجد ہذا ابھی زیر تعمیر ہے۔ انکی بیماری کے دوران میں جبکہ وہ مرض نمونیہ کی شدتوں سے نڈھال ہو چکے تھے۔ ڈاکٹر عمر الدین صاحب احمدی نے کہا۔ خدا آپکو صحت دے ابھی تو مسجد کا بہت سا کام باقی ہے۔ کہنے لگے۔ مسجد کی آرائش کے متعلق میرے دل میں بیشمار تجویزیں ہیں۔ خدا آپکی مسجد کو مکمل کرے۔ میری حسرتیں میرے دل میں رہیں۔ مرحوم نے درحقیقت مسجد کا کام بڑی تن دہی اور جانفشانی سے شروع کیا تھا۔ خدا ان کو غریق رحمت کرے اور انعامات اُخروی سے حصہ وافر دے۔ اور اپنے قرب وجوار میں جگہ مرحمت فرمائے۔

مرحوم کی اہلیہ کے ساتھ ہمیں پوری ہمدردی ہے۔ آپ لجنہ کی پریذیڈنٹ ہیں۔ اور سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ دلچسپی لیتی رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک لڑکی اور چار لڑکے چھوڑے ہیں۔ اور نیروبی میں خاصی جائداد مکانوں کی صورت میں موجود ہے۔ ایک پختہ مکان قادیان کے محلہ دارالرحمت میں ہے۔ یہ سب جائداد مرحوم کی اپنی پیدا کردہ ہے۔ احباب مرحوم کی مغفرت کے لئے دل سے دعا کریں:

(خاکسار:۔ غلام فرید۔ عفی اللہ عنہ۔ تبلیغی سکرٹری انجمن احمدیہ نیروبی)

انگریزی ریویو آف ریلیجنز کیلئے اہلِ قلم اصحاب کی ضرورت

بسا اوقات ایک مومن و با خدا انسان اپنے سینہ و دل میں یہ اضطراب محسوس کرتا ہے۔ کہ کاش اگر خدا اُسے ہمت و توفیق عنایت فرماتا۔ تو وہ اپنے گھر سے نکلتا۔ اور سمندر پار پہنچکر مرکزِ تثلیث میں اعلاء کلمۃ اللہ کا کام سرانجام دیتا۔ مگر وہ اپنی بے بضاعتی اور کم سامانی کی وجہ سے مجبور و لاچار ہوتا ہے۔ ہرچند اسکا دل چاہتا ہے۔ کہ وہ جائے۔ اور دنیا میں خدا کا نام بلند کرے۔ مگر اُس کا قدم نہیں اُٹھتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ زادِ راہ اس کے پاس نہیں۔ سفر کی ضروریات پورا کرنے کیلئے اسکی موجودہ حالت اطمینان دہ نہیں۔ مگر کیا اس مبارک آرزو کی پورا کرنیکا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے؟ جنکہ اُنکے پاس انگلستان تک پہنچنے کے لئے اخراجات نہیں۔ ہم نے تسلیم کیا۔ کہ انکی اور مجبوریاں بھی انکے راستہ میں حائل ہیں۔ مگر باوجود اس کے انکی تڑپ کا علاج اور انکے اضطراب کی یقیناً دوا موجود ہے۔ ایسے تمام احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ تبلیغ اسلام جیسی مبارک آرزو صرف اسی طرح پر پوری نہیں ہو سکتی۔ کہ آپ لنڈن پہنچکر گمگشتگانِ راہ ہدایت کو صراطِ مستقیم کی طرف بلائیں۔ بلکہ موجودہ زمانہ میں پریس کے ذریعہ سے آپ اپنی آواز دنیا کے تمام گوشوں میں باسانی پہنچا سکتے ہیں۔ آپ خود دنیا کے خواہ کسی حصہ میں کیوں نہ رہتے ہوں۔ آپکی آواز اخبارات و رسائل کے ذریعہ دنیا کے معتدبہ اور تعلیم یافتہ طبقے تک باسانی پہنچ سکتی ہے۔ یہی واحد ذریعہ ہے۔ جو دورِ حاضرہ میں تبلیغِ اسلام کے لئے سب سے موثر اور کارآمد حربہ ثابت ہوا ہے:

پس اس زمانہ میں ہمارا قومی اور ملی فرض ہے۔ کہ اگر ہم اپنے سینہ میں اسلام کے لئے دردمند دل رکھتے ہیں۔ اگر ہمیں ضلالت سے نکالنے اور لوگوں کو اسلام میں لانے کا شوق دامنگیر ہے۔ تو ہم اپنے ہاتھ اور جنبشِ قلم سے ایسے علمی موتیوں کی بارش برسائیں۔ جو اُن تشنہ لبوں کے لئے آبِ حیات کا کام دے۔

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ لنڈن سے ہمارا ماہوار تبلیغی رسالہ "انگریزی ریویو آف ریلیجنز" شائع ہوتا ہے۔ وہ مذہبی مضامین کا دلچسپ مرقع ہے۔ اسمیں حالاتِ حاضرہ کے مطابق ایسے علمی مضامین شائع کئے جاتے ہیں۔ جو یورپین نسلوں کو اسلامی اصول کے آگے سر جھکانے پر مجبور کر رہے ہیں۔ ایسے موثر رسالہ میں اگر آپ بھی مضمون لکھیں گے۔ تو یقیناً آپکی آواز ملک کے گوشہ گوشہ میں پھیلیگی۔ بہت سی سعید روحیں آپکی آواز پر انشاء اللہ اسلام اور قرآن کی اطاعت کا دم بھرینگی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی کو قبول کرنا سعادتِ دارین کا باعث تصور کرینگی۔

پس اگر آپکے دلوں میں تبلیغِ اسلام کا جوش ہے۔ اور جیسا کہ امید کی جاتی ہے۔ ہمارا ہر احمدی اسی شوق سے مخمور ہے۔ تو میری پرزور درخواست ہے۔ کہ آپ اس ارادے کو اسطرح پر پورا کریں۔ کہ انگریزی ریویو آف ریلیجنز کے لئے متواتر مضامین لکھیں۔ ایسے دلنشین اور موثر پیرایہ میں عقائدِ اسلام اور احمدیت کا نقشہ انکے سامنے کھینچیں۔ کہ وہ بے اختیار آمنّا و صدقنا کہتے ہوئے ہمارے سید و مطاع حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالٰی کے قدموں میں آگریں:

مَیں اس اعلان کے ذریعہ انگریزی خوان اہلِ قلم اصحاب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ وقت کی قدر کریں۔ بجائے رائگان کھونے کے اُسے اس قیمتی کام میں صرف کریں۔ انکا خود بھی فائدہ ہے۔ اور اسلام اور مسلمانوں کا بھی اسی میں فائدہ ہے۔ مَیں اُمید کرتا ہوں۔ میرے اس اعلان پر ہمارے تمام اہلِ قلم انگریزی خواں اصحاب ریویو آف ریلیجنز انگریزی میں مضامین لکھکر اپنی ایمانی غیرت اور تبلیغی شوق کا ثبوت ہم پہنچائینگے: والسلام

اشتہار

تفسیر القرآن حضرت خلیفۃ المسیح چھپ رہی ہے

احباب فوری توجہ فرمائیں

احباب کرام تک کئی دفعہ یہ مژدہ پہنچایا جا چکا ہے۔ کہ وہ تفسیر القرآن جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ تصنیف فرما رہے تھے۔ چھپ رہی ہے۔ پہلی جلد انشاء اللہ پانچ پاروں یعنی سورۂ یونس سے لیکر سورۂ کہف تک کی تفسیر پر مشتمل ہوگی۔ صفحات کا اندازہ ۸۰۰ سے لے کر ۱۰۰۰ تک کیا گیا ہے۔ قیمت غالباً ساڑھے پانچ روپیہ سے چھ روپے تک ہوگی۔ پیشگی قیمت ادا کرنیوالے احباب سے پونے پانچ روپے وصول کی جائیگی احباب کو چاہیئے۔ کہ اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں:

جن احباب نے میرے اعلانات پر توجہ فرما کر رقوم ارسال کی ہیں۔ ان کا شکریہ ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اس خزانہ حقایق و معارف کیطرف دوسرے احباب کو بھی توجہ دلائیں:

مَیں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب اس اشتہار کے مطالعہ پر فوری توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ تمام روپیہ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام آنا چاہیئے:

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ)

ترقی کا راز

انگلستان نے جس چیز کے ذریعہ ترقی کر کے

۱/۴ حصہ دنیا پر قابض ہوا وہ سپورٹس ہے

اس لئے احباب سپورٹس مین بننے کی کوشش کریں۔ اور ذیل کا سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں۔ اور سپورٹس کا سامان رعایتی قیمتوں پر احمدی فرم سے خرید فرماویں۔

فہرست اشیاء

والی بال کیس زرد رنگ ۱۲ پیسز اول درجہ فی عدد سے
〃 〃 〃 〃 〃 دوم 〃 〃 عہ
〃 〃 رنگین سرخ و سبز، درجہ اول 〃 ؏
〃 〃 نیٹ عمدہ اول درجہ فیتہ دو طرفی 〃 صر
〃 〃 〃 〃 دوم 〃 یکطرفہ 〃 للعہ
〃 〃 〃 〃 سوم 〃 〃 سے
بلیڈر نمبر ۴ برائے والی بال نمبر ۴ ڈسی کیس بیسٹ جرسٹ ۱۲ ار
ہاکی سٹکس لیدرسیون اول درجہ رگدار بلیڈ عمدہ قسم ؏
〃 〃 〃 دوم 〃 〃 دو درجہ بلیڈ سے
〃 لیدر ہینڈل اول 〃 بلیڈ عمدہ قسم ؏
〃 〃 〃 دوم 〃 〃 کیس عہ
〃 بال سفیار نمبرہ 〃 اول 〃 ریکارڈ کرڈن ؏
〃 〃 〃 دوم 〃 عہ
〃 〃 〃 سوم 〃 پاپولر ؏
کمپو بال   کاک کریسنٹ   ؏

ملنے کا پتہ

(نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ)

سرٹیفکیٹ:۔ لیہ۔ لداخ کشمیر ۲ را پریل ۱۹۳۰ء۔ مکرم بندہ سلامت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سے ماہ اکتوبر ۱۹۲۹ء میں پولو ٹینس کا سامان اپنے اور بعض احباب کے استعمال کے واسطے منگوایا تھا۔ اچھی حالت میں پہونچ گیا تھا۔ مگر برف باری کی وجہ سے اس وقت تک استعمال نہ کر سکے۔ اب چند روز سے استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ سب سامان بہت عمدہ اور حسب منشاء ہے۔ اور سب احباب نے پسند کیا ہے۔ خاکسار خان بہادر غلام محمد احمدی سپیشل چرس آفیسر لیہ لداخ

شربت فولاد

عورتوں کی بیماریاں متعلقہ رحم کمی و بیشی حیض ناطاقتی اٹھرا اور ہسٹیریا کی بہترین دوا ہے

قیمت ۶۰ خوراک ۳ روپے۔ محصولڈاک ۸ ر

تیار کردہ فیض عام میڈیکل ہال قادیان (پنجاب)

دیکھئے آپ انگریزی کتنی جلدی سیکھ سکتے ہیں

جناب محمد شریف صاحب احمدی ملازم بشپ صاحب بہادر۔ آئی سی ایس فیض آباد فرماتے ہیں۔ اور بھی انگلش ٹیچر میری نظر سے گذرے۔ مگر جدید انگلش ٹیچر (مصنفہ صدیق الحسن خان سابق ہیڈ ماسٹر اسلامیہ سکول شملہ) سب پر فوق رکھتی ہے۔ نہایت ہی کارآمد ثابت ہوئی ہے۔ اور اپنی نظیر آپ ہی ہے جس بات کو شایقین انگریزی مدتوں میں حاصل نہیں کر سکتے اس کتاب کے ذریعہ تھوڑے ہی زمانہ میں حاصل کر سکتے ہیں۔ مہربانی کر کے ایک اور کتاب میرے دوست کے لئے بھیجکر ممنون فرمائیں۔"

دختر صاحبہ جناب مرزا صمصام الدین خانصاحب انسپکٹر پولیس مظفرگڑھ فرماتی ہیں۔ واقعی لاجواب کتاب ہے۔ بغیر استاد انگریزی سیکھنے میں کچھ زحمت نہیں اٹھانی پڑتی۔ ہم پردہ نشین لڑکیوں کے لئے ایک لایق اور بہترین استاد کا کام دیتی ہے۔" قیمت ڈیڑھ روپیہ محصولڈاک الگ۔ اگر بہت جلد اور آسانی سے انگریزی نہ سکھائے۔ تو قیمت واپس۔

قمر برادرز الف شملہ

برص

جسم کے سفید داغ ایک دن میں جڑھ سے آرام

اگر ہماری فقیری جڑی بوٹی کے ایک دن میں تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں۔ تو کل قیمت واپس۔ اقرار نامہ لکھالیں۔ قیمت فی بکس ۱۲ روپے

دفتر معالج برص نمبر ۵۴ در بھنگہ (بہار)

سوراجیہ مل گیا

تو بھی اس وقت تک فائدہ نہیں ہو سکتا۔ جبتک ملک کا بچہ بچہ اصول تجارت سے واقف ہو کر اپنے پاؤں پر آپ کھڑا نہ ہو سکے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ غیر ممالک کی طرح تجارتی میدان میں مقابلہ کرو۔ آپکا یہ مقصد بزنس ہوم لمیٹڈ کا ایک حصہ بالیتی کیصد روپیہ خرچ کر نیسے پورا ہوگا۔ جو ۱/۲ سال میں قابل ادائگی ہے۔ قواعد آسان منافعہ معقول۔ مفت طلب کرو۔ اگر معقول تنخواہ کی ملازمت درکار ہے۔ تو ہر کے ٹکٹ روانہ کر کے قواعد طلب کرو نقد ضمانت ضروری نہیں ہے:

بزنس ہوم لمیٹڈ بمبئی نمبر ۹

دماغی کام کرنے والوں کو مژدہ

اپنی دماغی تر و تازگی کو برقرار رکھو۔ اور بڑھاؤ۔ یہ بات دواؤں ٹانکوں سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ بمصداق العقل السلیم فی جسم السلیم صحت جسمانی کے قیام اور طاقت جسمانی کے ازدیاد سے حاصل ہوتی ہے جس کے بغیر تم کوئی دینی کام بھی انجام نہیں دے سکتے۔ اسکے لیے رسالہ ورزش جسمانی ملاحظہ فرماتے رہیے۔ جو ہر عمر و جسمانی حالت کے لحاظ سے آسان موزوں۔ سائنٹفک ورزشیں بتاتا ہے۔ منجملہ اس کے رسالہ اور نہایت مفید علمی معلومات سے مملو ہے۔ سالانہ چندہ صرف تین روپیہ۔ فقط

مینجر رسالہ ورزش جسمانی نارائن گوڑہ حیدرآباد دکن

آم کھائیے!

فصل شروع ہو گئی۔ فرمائشات معہ پیشگی جلد ارسال کریں۔ ثمرہائے انبہ:۔ زعفرانی بمبئی، سفیدہ۔ لنگڑا۔ اکبر پسند کرشن بھوگ وغیرہ چیدہ اور بڑے دانے فیصدی سات (عہ) روپے۔ فی پچاس (للعہ) محصول ریلوے و پیکنگ وغیرہ علاوہ

نوٹ:۔ آموں کے دس روز تک تر و تازہ اور راستہ میں چوری سے محفوظ رہنے کی گارنٹی ہے:۔ **اطلاع:۔** اگر باغات کے لئے عمدہ اور سندی قلموں کی ضرورت ہو۔ تو ار کا ٹکٹ بھیجکر فہرست مفت طلب کریں:۔

سپرنٹنڈنٹ نواب گارڈن نمبر ۵۱ در بھنگہ

تپ دق کا

مجرب سنیاسی نسخہ

دس بارہ سال سے ہزاروں بابو ر بیماروں پر تجربہ کی ہوئی دوا ہے۔ حکماء و ڈاکٹروں کے لاعلاج مریضوں کو دو ہفتہ میں انشاء اللہ مکمل صحت ہوگی۔ قیمت یعنی اجرت اشتہارات و لاگت دوائی فی شیشی جو ایک مریض کی صحت کو کافی ہوگی۔ پانچ روپے۔ میں دوائی کی کمائی چاہتا ہوں مگر دولت کی نہیں۔ ثواب کا مطلب ہے:

فاروقی سنیاسی احمدی سیالکوٹ پنجاب